

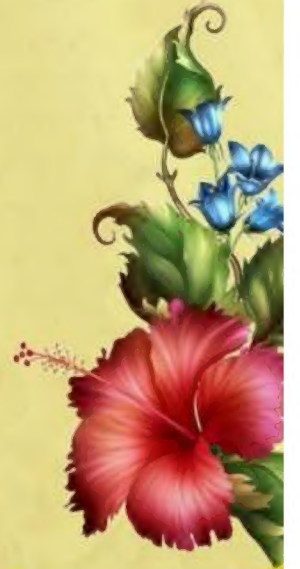
قرآن وحدیث اور اقوال وافعال صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور علماء کی روشنی میں



خبر کا ضمیمہ

برقینہ

صلح کلیدی



مؤلف:

امام محمد بن شریف الحق بنی  
حامد مدنی

خادم التدریس: دارالعلوم نورانی رضویہ رسول گنجہ عرف کوٹلی

ناشر: تنظیم رضائے مصطفیٰ نایگاؤں، ضلع ناندیڑ مہاراشٹر (الہند) 8390418344

Design by: محمد عارف حسین شاہ  
Mob: 9060158121

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قرآن و احادیث اور اقوال و افعال صحابہ  
، تابعین، تبع تابعین اور علماء کی روشنی میں

## ضرب رضویت برفتنہ صلح کلیت

مؤلف

ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی  
کٹیہاری

ناشر

تنظیم رضائے مصطفیٰ نائیگاؤں ضلع نانڈیڑ مہاراشٹر الہند

8390418344



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ﴾

نام کتاب:.....ضرب رضویت برقتہ صلح کلیت  
نام مؤلف:.....ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری  
نام کمپوزنگ:.....احقر جلال الدین احمد امجدی رضوی ارشدی نائیگاؤں (امجدی کمپیوٹر)  
نام ناشر:.....تنظیم رضائے مصطفیٰ نائیگاؤں ضلع ناندیڑ مہاراشٹر الھند  
نام پروف ریڈنگ:.....حضرت مولانا محمد سراج الدین نوری نعیمی امجدی خطیب و امام جامع مسجد سید  
واڑی چن پٹن رام نگر کرناٹک  
سال اشاعت:.....سن ۱۴۴۲ ہجری مطابق سن ۲۰۲۰ عیسوی  
قیمت:.....30

## نوٹ

اپنی کتابیں یا دیگر تحریری کام کمپوزنگ کرانے کے لئے تنظیم رضائے مصطفیٰ نائیگاؤں ضلع ناندیڑ مہاراشٹر  
الھند (امجدی کمپیوٹر) سے رابطہ کریں اور خدمت کا موقعہ عنایت کریں۔ (8390418344)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## فہرست کتاب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	شرف انتساب	5
2	رشحات قلم	6
3	ہدیہ سلام و تحیت	8
4	تقریظ جلیل	11
5	تقریظ جلیل	13
6	تاثر	15
7	منظوم تاثر	16
8	نگار اولین	19
9	صلی کلی کی لغوی واصطلاحی تعریف	21
10	تاج الشریعہ کا پیغام اہل سنت و جماعت کے نام	22
11	قرآن شریف سے دلائل	24
12	احادیث مبارکہ سے دلائل	40
13	اقوال و افعال صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور علماء سے دلائل	52

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو چودھویں صدی کے مجدد اعظم حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، حضور حجة الاسلام علامہ حامد رضا خان بریلوی، حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی، اور حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری بریلوی و حضور تحسین ملت علامہ تحسین رضا خان بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری

امام و خطیب نوری رضوی جامع مسجد و خادم دارالعلوم نوریہ رضویہ

رسول گنج عرف کوٹلی ضلع سیتا مڑھی بہار الہند

مورخہ ۲۷ / ربیع الاول ۱۴۴۲ھ

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆

## رشحاتِ قلم :

شمسُ الطریقہ بدرُ الشریعہ غیظُ الوہابیہ خلیفہ مجاز فیض یافتگان خلفاءِ اعلیٰ حضرت

ارشادُ المشائخ، بے تاج بادشاہ، اسیر تحفظِ ناموسِ رسالت مآب ﷺ

ارشاد ملتِ حضرت پیر ابوالبرکات محمد ارشد سبحانی مدظلہ العالی

(پاکستان) (بانی و سرپرست اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ)

☆☆

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سچ بات ہے یہ یاروہم یا راسی کے ہیں یارانِ محمد ﷺ کا جو یا نظر آئے  
الحمد للہ فقیر نے کتابِ ضربِ رضویّت بر فتنہ صلحِ کلیت کا چند مقامات سے مطالعہ کیا ہے  
بہت ہی لاجواب و مفید ترین پایا ہے۔ یہ کتاب مستطاب ہر سنی مسلمان کے گھر میں بلکہ  
ہر مسجد شریف، ہر ادارے، ہر لائبریری میں ضرور ہونی چاہیے، ہر سنی کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے  
جو غیر پڑھے لکھے لوگ ہیں ان کو بھی پڑھ کر ضرور سنادینی چاہئے تاکہ ہر ایک مسلمان تک پیغام  
حق پہنچے۔

الحمد للہ علی احسانہ فقیر نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ہر قسم کے بد مذہبوں و بد عقیدہ  
گستاخوں اور بے دینوں کے خلاف ببا ننگ دہل برسرِ پیکار رہا ہے اور زندگی بھر سے ہر قسمی  
بد عقیدہ و بد مذہبوں کی سرکوبی اور تردید شدید و ردِ تبلیغ اور بالخصوص صلحِ کلیت جیسی منافقانہ مہلک  
بیماری میں مبتلا مریضوں (صلحِ کلیوں) کی (قرآن پاک و احادیث شریف و تعلیمات اہلبیت  
عظام و صحابہ کرام و بزرگانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی روشنی میں) اصلاح اور علاج  
کا فریضہ سرانجام دینے میں مصروف ہے۔ جس عنوان (ردِ فتنہ صلحِ کلیت) پر فقیر کے خلیفہ  
خاص عزیز گرامی صاحبِ فتاویٰ شریف ملت، مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت مفتی اہلسنت حضرت

علامہ مفتی الشاہ محمد شریف الحق رضوی ارشدی زید شرفہ نے قلم اٹھایا ہے فی زمانہ اس موضوع پر لکھنے اور شائع کرنے کی اشد ترین ضرورت ہے، فقیر کی قلبی خواہش تھی کہ رد فتنہ صلح کلیت کے لیے زیادہ سے زیادہ اشاعتی تقریری و تحریری بالخصوص عملی کام کیا جائے کیونکہ صلح کلیت ہر بد عقیدگی و بے دینی بلکہ کفر و منافقت کی بھی خاص بنیادی جڑ ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ محب خاص شریف ملت حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدظلہ العالی نے بن کہے ایک جامع و مدلل کتاب ”ضرب رضویت بر فتنہ صلح کلیت“ قلمبند فرما کر فقیر کا دل مسرور کر دیا ہے۔ اور حضرت شریف ملت دام ظلہ کا عوام (مسلمانانِ اہلسنت) پر یہ بہت بڑا احسان بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ حضرت شریف ملت حفظہ اللہ تعالیٰ کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور ہم سبھی حضرات کو ہمیشہ مذہب حق اہلسنت مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت اور خاتمہ برائیمان، بے حساب حتمی مغفرت، اور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا جنت الفردوس میں قرب خاص نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

فقط والسلام خیر ختام

مدینے پاک کا بھکاری احقر الناس اسفل العباد  
خليفة مجاز فیض یافتگان خلفاء اعلیٰ حضرت فقیر  
عبد المصطفیٰ ابوالبرکات محمد ارشد سبحانی غفرلہ الثورانی  
خادم تلکو کرانوالہ شریف (فاضل) ضلع بھکر خاک نشین  
خانقاہ سراجیہ کنڈیاں شریف ضلع میانوالی پنجاب پاکستان





## ہدیہ سلام و تحیت

از قلم:

ادیب شہیر خطیب بے نظیر بے مثال مدرس خلیفہ حضور تاج الشریعہ  
حضرت علامہ و مولانا ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری صاحب قبلہ  
زید مجاہد، ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، میسور یونیورسٹی میسور

☆☆

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہدیہ سلام و تحیت

نازش رضویت

عوانی طرفین مطلوب!

یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہو رہی ہے کہ آپ صبح و مساء فکر رضا کی صیانت و اشاعت میں بڑی للہیت سے مصروف و منہمک ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی تگ و دو کو قبول فرمائے، موانعات سے محفوظ رکھے اور امکانات کی راہیں کشادہ فرمائے آمین یہ عصر حاضر کا بہت بڑا المیہ ہے کہ کیا جاہل کیا عالم کیا رضوی کیا غیر رضوی جدھر دیکھئے آزاد خیالی، آزاد روی، آزاد فکری کا دور دورہ نظر آتا ہے اور ستم بالائے ستم کہ آزاد خیالی کی اس ہوڑ میں بے خیالی ہی میں سہی صلح کلیت کی خس پوش جھونپڑی میں پناہ لیکر سکون محسوس کرتے ہیں الا ماشاء اللہ ہم تو آئے دن دیکھ رہے ہیں کہ آدمی کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے زبان اور دل میں اتنا بُعد شاید ہی چشم فلک نے کبھی دیکھا ہوگا۔

جبکہ قرآن و حدیث کا مطلوب، اور کتاب و سنت کا عطر مجموعہ مسلک اعلیٰ حضرت کا مقصود یہ ہے کہ بے دینوں، بد مذہبوں، بد عقیدوں سے دور و نفور رہا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی قربت تمہارے ایمان اور عقیدے کیلئے زحمت بن جائے یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ کیسے کیسے سنی نوجوان اور سنی احباب بد عقیدوں کی صحبت میں رہ کر انہیں کی بولی بولنے لگے بد عقیدوں کی سنگت و صحبت کا سب سے مضراثر یہ ہوتا ہے کہ پہلے آدمی سے حق گوئی رخصت ہوتی ہے اور جب حق گوئی چلی جاتی ہے تو اب وہ اسی کام بھرنے لگتا ہے بد عقیدوں سے میل ملاپ اور انکی



ہمنشین ان کے ساتھ نشست و برخاست یہ صلح کلیت کا چور ورازہ ہے تجربہ و مشاہدہ کی آنکھیں گواہی دے رہی ہیں کہ اب کوئی ڈاکٹر کافر و مرتد نہیں بتا بلکہ پہلے وہ صلح کلی بتاتا ہے، پھر بدین اور بد مذہب بتاتا ہے، اور پھر آگے بڑھتا ہے تو کافر و مرتد بتاتا ہے یہ وہ نقطہ نظر ہے جہاں شدت سے امام احمد رضا کی یاد آتی ہے اس لیے کہ بے راہ روی کے زور آور طوفان کے سامنے بند باندھنے کے لیے آپ ہیں کہ اپنا اثاثہ حیات اور عرق زندگی نچوڑ کر رکھ دیا تھا فتاویٰ سے لیکر نعتیہ شاعری تک امام احمد رضا کی کاوشیں نجم و قمر کی طرح جگمگا رہی ہیں جب آپ نے یہ کہا ہے کہ:

❖ دشمن احمد پہ شدت کیجئے ❖ ملحدوں کی کیا مروت کیجئے ❖

تو اس کے پیچھے کئی ایک شواہد و حقائق تھے سماج کے بطن سے جنم لینے والے رموز و اسرار تھے یہ ان کا احسان ہے کہ بڑھ کر مورچہ سنبھال لیا، انجام کیا رہا میرا اپنا ایک شعر ہے:

❖ سب کا دین اور ایمان خطرے میں تھا ❖ ایک احمد رضا سب کے کام آ گیا ❖

اور گردش ایام نے جب نئی کروٹ لی اور صلح کلیت کچھ لوگوں کی پشت پناہی سے انگڑائی لینے لگی تو جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ نے برملا اعلان فرمایا:

❖ صلح کلی نبی کا نہیں سنیو! ❖ سنی مسلم ہے سچا نبی کے لیے ❖

یہ کسی ایسے ویسے کا شعر نہیں ہے قبول فی الارض کی دولت سے مالا مال حضور تاج الشریعہ کا شعر ہے، عرفاء کی زبان میں نائب غوث اعظم کا شعر ہے، جسکی نماز جنازہ نے اہل دول کو حیران کر دیا اس کا شعر ہے، آج جس جلسے میں ان کا نعہ لگ جائے تو جلسہ اپنی بلندی پہ پہنچ جائے اس کا شعر ہے۔ درج بالا شعر کو بار بار پڑھئے اور سوچئے کہ جب صلح کلی نبی ہی کا نہیں ہے تو صحابہ و تابعین، ائمہ مجتہدین، بزرگان دین، علمائے کالمین، عامہ مسلمین کا کیسے ہو سکتا ہے لب لباب یہ ہے کہ جب صلح کلی نبی کا ہی نہیں ہے تو وہ خدا کا بھی نہیں ہے اس لیے کہ جو مصطفیٰ کا ہے وہی خدا کا ہے۔

❖ بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقرر ❖ جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں ❖ یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا نے اپنا صلح نظر، صلح حیات، صلح اصول و فروع صرف اور صرف حضور جان نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرار دیا پوری دنیا کو پوری زندگی وہ اس کی دعوت دیتے رہے اپنی کارگاہ حیات کا خلاصہ ایک شعر میں اس طرح بیان فرمایا:

❖ انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام ❖ اللہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا ❖

یعنی: دنیا سے مسلمان بٹکر جانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ آدمی صرف اور صرف حضور سرکار  
دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہو کر رہے انہیں کو دیکھے، انہیں کی سنے، انہیں کے ڈگر پر چلے، ان کے دشمن کو اپنا  
دشمن اور ان کے دوست کو اپنا دوست یقین کرے یہی وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جب یہ دنیا سے جاتے ہیں تو ان  
کے لبوں پر ایمان کی مسکراہٹ ہوتی ہے یہ وہ نسخہ ہے جو ہمیں اعلیٰ حضرت نے دنیا سے مسلمان بن کر جانے یعنی  
خاتمہ بالخیر پانے کیلئے دیا یہی نکتہ آخری نکتہ ہے ضرورت ہے کہ ہم اپنی زندگی میں اس لکھے کو نافذ کریں خود عمل  
کریں دوسروں کو ترغیب دیں یاد رکھیں نیکیوں کا وہی ذخیرہ کل بروز حشر آپ کے کام آئے گا جس پر محبت مصطفیٰ  
کی مہر لگی ہوگی ورنہ۔

❁ نہ ہو گرداغ عشق مصطفیٰ کی چاندنی دل میں غلام با وفا محشر میں پہچانا نہ جائے گا ❁  
ہمیں خوشی ہے کہ آپ گم گشتگان راہ حق کو صراط مستقیم کی سچی روشنی دکھا رہے ہیں، خدا کرے کہ آپ  
کی محنت رنگ لائے اور کل کی طرح آج پھر لوگوں کی زبان اور دل میں رفاقت ہو جائے یہ منافقت ہے کہ دل  
میں کچھ اور زبان پر کچھ اور آپ مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگاتے ہیں میں مبارک باد دیتا ہوں کہ شوق سے  
لگائیں مگر اپنی زندگی کے نشیب و فراز میں جھانک کر دیکھیں کہ کہیں آپ کے قول آپ کے عمل کی چغلی تو نہیں کھا  
رہا ہے۔

❁ دورنگی چھوڑ دے ایک رنگ ہو جا سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا ❁  
رد صلح کلیت پر میرے بھی کئی مضامین ہیں جو مختلف رسالوں میں کتابچوں کی شکل میں ہندوپاک سے  
چھپ چکے ہیں مجھے بے انتہا خوشی ہوتی ہے جب میرے سفر کا کوئی ہمسفر مل جاتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں  
توانائی، فکر میں بلندی، اظہار میں شگفتگی، و پیشکش میں سنجیدگی عطا فرمائے اور آپ کی ہمت کو ہمالہ کی صلابت عطا  
فرمائے نیز نگارشات کو پذیرائی کی سعادت سے مشرف فرمائے آمین انہیں چند جملوں کے ساتھ اجازت۔

آپ کا مخلص ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری  
دارد حال وطن مالوف ردولی شریف ضلع سیتا مڑھی  
فون نمبر 9199464147 / ربیع الاول ۱۴۴۲ / ۲۸ / اکتوبر ۲۰۲۰ / عیسوی

## تقریظ جلیل

از قلم:

عالم ذیشان فاضل نوجوان خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد غفران رضا قادری خطیب مسجد رضا ماریشش، (افریقہ)

☆☆

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين  
والله واصحابه اجمعين اما بعد فقد قال الله تبارك وتعالى في القرآن الكريم  
”واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا۔“

(پارہ ۴/ رکوع ۲/ آیت ۱۰۳/)

ترجمہ کنزالایمان: ”اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا  
(فرتوں میں بٹ نہ جانا)۔“

یہ حقیقت ہے کہ ابتدائے آفرینش ہی سے حق و باطل باہم دست و گریباں ہیں یہ دو ایسی  
متضاد حقیقتیں ہیں جن کا اتحاد روز ازل سے آج تک نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہی مستقبل میں ہو سکتا  
ہے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح نور و ظلمت، نشیب و فراز، دھوپ اور چھاؤں، سیاہی و سفیدی،  
جھوٹ اور سچ کبھی باہم متحد نہیں ہو سکتے لیکن اس واضح اور روشن حقیقت کے باوجود کچھ صلح پسند  
اور موقع پرست حضرات اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں۔ اور نور کو  
ظلمت، دھوپ کو چھاؤں، اور نشیب کو فراز، سیاہی کو سفیدی، اور جھوٹ کو سچ میں ضم کرنے کی  
ناپاک کوشش سے باہم اتحاد کا عمل میں آنا تو درکنار البتہ ایک نیا طبقہ جسے صلح کلی کہا جاتا ہے  
ضرور وجود میں آ گیا ہے یہ صلح کلیت دراصل منافقت کا دوسرا نام ہے جو امت مسلمہ کیلئے انتہائی  
خطرناک ہے جس کے اثرات بہت مضر ہیں۔

یوں تو زمانہ قدیم سے اس طرح کے فتنوں کا رد علمائے حق کرتے رہے ہیں اور امت کو  
ہمیشہ خبردار کرتے رہے ہیں مگر اس دور میں اس فتنہ کی جڑیں بہت پھیل گئی ہیں اور اس کے  
نقصانات بھی ہم سب پر واضح ہیں اللہ پاک نے اس عظیم و بھیاںک فتنہ سے امت مسلمہ کی  
حفاظت کے لیے ”ہمارے آقا و مولیٰ شیخ الاسلام والمسلمین شیخ العرب والعجم حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ“



کو بروقت کھڑا کیا حضرت نے بھرپور قوت و توانائی کے ساتھ اپنی تقریروں و تحریروں کے ذریعہ اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات پر پہرہ دیا اور اس سیلاب سے بچانے کے لیے اہل سنت و جماعت کی سرحدوں پر ایسی دلائل کی فصیلیں قائم فرمادیں کہ رہتی دنیا تک ان شاء اللہ العظیم قائم رہیں گی۔

اس ضمن میں زیر نظر کتاب ضرب رضویت بر فتنہ صلح کلیت ہماری رہنمائی کے لیے ایک عظیم ہتھیار ثابت ہوگی یہ اس عنوان سے میری نظر میں پہلی کتاب ہے الحمد للہ فقیر نے چند جگہوں سے پڑھا بہت خوب پایا یہ عظیم کاوش ہماری جماعت کے ایک عظیم عالم دین فاضل جلیل محقق اہل سنت ناشر تعلیمات اعلیٰ حضرت محافظ اہل سنت عظیم فقیہ حضرت علامہ مولانا ابو حامد محمد شریف الحق رضوی اطلال اللہ عمرہ وزید شرفہ و عملہ و علمہ کی تحریر ہے۔

موصوف کے قلم کا یہ عظیم شاہکار ہے موصوف الحمد للہ ہماری جماعت کے متبحر عالم دین ہیں فقیر کو سوشل میڈیا کے ذریعہ سے حضرت کے بہت سے فتاوے اور مضامین پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اس سے پیشتر ایک کتاب ضرب رضویت بر فتنہ دیوبندیت بھی شائع ہوئی ماشاء اللہ جس کو خواص نے بہت پسند کیا جس کی بہت پذیرائی ہوئی ان شاء اللہ العظیم زیر نظر کتاب ضرب رضویت بر فتنہ صلح کلیت اس سے کہیں زیادہ مقبول ہوگی۔ موصوف کا یہ عمل نہ صرف قابل ستائش ہے بلکہ قابل تقلید بھی ہے ہمارے علماء کرام کو اس طرح کے کارہائے نمایاں انجام دینا چاہئیں تاکہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے دس نکاتی پروگرام اور اس کے ذریعے مسلک کی ترویج و اشاعت ہوتی رہے۔

مولیٰ کریم اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو خوب نفع بخش بنائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خليفة حضور تاج الشريعة فقير قادري محمد غفران رضا قادري غفر له القوي

خطيب مسجد رضا ماريشش، (افريقه) باني وناظم اعلیٰ دارالعلوم

رضائے خوشتر و رضائے فاطمہ، سوار، رامپور، یوپی، انڈیا

۲/ ربیع الثانی، ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۸/ نومبر ۲۰۲۰/ عیسوی

## تقریظ جلیل

از قلم:

نازش علم و فن و شعر و سخن خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت علامہ  
مولانا غلام غوث اجملی ارشدی پورنوی بہار الہند

☆☆

الحمد لله الذی علم البیان و انطق اللسان و الصلوٰۃ و السلام علی سید  
الانام و علی آلہ و أصحابہ الکرام اما بعد: قال الله الرحمن فی کتاب القرآن  
"الذی علم بالقلم" جس نے قلم سے لکھنا سکھایا (کنز الایمان) اس سے کتابت کی  
فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے منافع ہیں، کتابت سے ہی علوم ضبط میں  
آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اور ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں،  
کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔ (تفسیر زیر آیت مذکور)

اسی آیت کے پیش نظر محافظ اہل سنت عاشق اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا شریف  
الحق رضوی ارشدی مدنی صاحب نے "ضرب رضویت برقنہ صلح کلیت" نامی کتاب ترتیب دی  
یقیناً قابل مبارک باد ہے موصوف کی ذات دور حاضرہ میں، صلح کلیت کی نسل عروج پر ہے اس  
وقت ان کی نسلوں کو مٹانے کے لئے ایسی کتاب و رسالے کی حاجت تھی جس میں آیات  
قرآنی۔ احادیث نبوی اور اقوال صحابہ و ائمہ مجتہدین مزین ہو صدائے حق پر لبیک کہتے ہوئے  
خدا داد صلاحیت سے موصوف نے یہ کتاب ترتیب دی یقیناً یہ کتاب ہر خاص و عام کے لئے  
رہنمائی کی باعث بنے گی جب جب موصوف کی نایاب تحریریں فنی کاوشیں مطالعہ کی میز سے  
گزر رہی تھیں جسے پڑھ کر قلبی تسکین و راحت میسر ہو رہی تھی کیوں نہ ہو "لا یومن احدکم  
حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ و الناس اجمعین" جب ہمارا ایمان و عقیدہ  
مذکورہ حدیث پر ہے۔

آقائے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا میری امت میں تہتر ۷۳ فرقے  
ہونگے ایک نوری بہتر ۷۲ ناری تو پھر کس کی ہمت و جرأت ہے جو تمام فرقوں کو ایک گردانے،

اس کی ہمت و جرأت کو مٹانے کے لئے خدائے وحدہ لا شریک ایک بے باک مجاہد پیدا کرتا ہے جو انکی رد بلیغ کرے اور حقیقت کا انکشاف کرے تو ایسے وقت میں موصوف مصنف و مولف کی ذات رونما ہوئی اسی ذات کی تصنیف لطیف کا مطالعہ بندہ عاصی نے کیا دل فرط مسرت میں حدیقہ حدیقہ ہو گیا چاہے دین اسلام کی بات ہو یا فرامین مصطفیٰ کی بات ہو جب کوئی اسے تبدیل کرنے کی ناپاک سازش و کوشش کرتا ہے تو ہم اس کی کوشش کو ہمیشہ مٹانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

اس لئے مولانا موصوف نے بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہل اسلام کو پیغام حق سنایا جو کہ فخر از ہر شیخ الاسلام والمسلمین تاج الشریعہ حضور مفتی محمد اختر رضا خاں قادری از ہری علیہ الرحمۃ والرضوان کے ایک شعر میں سمیٹا ہوا ہے ع:

صلح کلی نبی کا نہیں سنیو! سنی مسلم ہے سچا نبی کے لئے

بارگاہ خداوندی میں دعا ہے ہم سبھوں کو صراط مستقیم پر گامزن دین برحق پر استقامت عطا فرمائے مولیٰ موصوف کو خدمت خلق کی توفیق دین و مذہب کی پاسبانی اور احکام مسلک اعلیٰ حضرت فرامین تاج الشریعہ کی اشاعت و طباعت کا شوق و ذوق عطا کرے اور اس کاوش نایاب کو قبول فرما کر ہر خاص و عام کے لئے رہنمائی کا ذریعہ بنا دے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم۔

علامہ غوث اجملی پورنوی غفرلہ

خادم التدریس و ناظم نشر و اشاعت: دارالعلوم اہلسنت غریب نواز  
چاپا کھور بارسوئی کٹیہار بہار و مشیر اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ ممبئی مہاراشٹر انڈیا  
۱۰/ربیع الاول شریف ۱۴۴۲ھ مطابق 28/اکتوبر 2020ء بروز بدھ



## تأثر

از قلم:

خليفة حضور ارشد ملت رئيس القلم محقق العصر نجم الاسلام حضرت علامه  
الحاج الشاه اسلام الدين احمد انجم فيضي ارشدي مد ظله العالی والنورانی  
(نائب مدیر اعلیٰ ماہ نامہ ارشدیہ) سجادہ نشین درگاہ معلیٰ نقشب مبارک  
قدم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصبہ گوراچوکی گونڈہ یوپی

☆☆

نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

مجاہد اہل سنت۔ محافظ و ناشر مسلک اعلیٰ حضرت۔ خلیفہ مجاز۔ حضور ارشد ملت۔ خطیب بے نظیر۔ عالم حق بیاں، پیماک  
مجاہد دوراں۔ صاحب قرطاس و قلم حضرت العلام مفتی ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی مقام پوسٹ شکار پور  
مانی نگر ضلع کٹیہار بہار انڈیا جماعت اہل سنت کے قابل فخر، زبردست ذمہ دار عالم دین و مفتی شرع متین ہیں۔

علامہ موصوف کی تالیف لطیف ترتیب عظیم ”ضرب رضویت بر فتنہ صلح کلیت“ مختلف مقامات سے مطالعہ  
کرنے کا موقع ملا مزید برآں آپ کے اکثر مضامین پڑھ کر مسرور ہوتا رہا آپ کا یہ نہایت اہم علمی کارنامہ اور عمدہ قلم  
کاری کا مظہر ہے ماشاء اللہ سبحان اللہ زیر نظر کتاب ”ضرب رضویت بر فتنہ صلح کلیت“ علامہ موصوف نے بڑی محنت  
و عرق ریزی سے دلائل و اقتباسات یکجا کئے ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب اس نوع میں منفرد ہے۔ مفتی موصوف کی یہ  
بہت مہتمم بالشان و قابل فخر کتاب ہے جو عوام و خواص سب کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

فقیر پر معاصی عدم الفرصتی کی وجہ سے کتاب کا مکمل مضمون مطالعہ نہ کر سکا، مگر یقیناً کامل کہ یہ کتاب اپنے موضوع  
کے اعتبار سے بے حد افادیت کی حامل ہوگی۔ میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں علامہ  
کی اس کاوش کو قبولیت عامہ عطا فرما کر ہر خاص و عام کو مستفید ہونے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ان کے دینی خدمات کے  
ذریعہ دین متین کو فروغ عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسلام الدین احمد انجم فیضی قادری ارشدی مہتمم جامعہ خدیجہ الکبریٰ مسلم نسواں کالج  
پہر ادائی و خادم و جاروب کش درگاہ معلیٰ نقشب قدم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قصبہ خاص گوراچوکی  
گونڈہ یوپی انڈیا 9792016141 / ربیع الاول شریف ۱۴۴۲ھ

## منظوم تأثر

از قلم:

نقیب اہل سنت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا محبوب گوہر  
صاحب قبلہ اسلام پوری ضلع سیتا مڑھی بہار الہند

☆☆

مرے پیش نظر اس وقت اک ایسا رسالہ ہے  
کہ جس میں ایک معلوماتی اور جامع مقالہ ہے  
نرالا اس کا ہے عنوان، ہے تحریر میں وسعت  
ہے مشمولات میں اس کے، خیال و فکر کی ندرت  
عبارت میں حقائق کی نئی آباد کاری ہے  
زمین آگہی پر فکر و فن کی آبیاری ہے  
دلیلیں جمع اس میں کی گئی ہیں عرق ریزی سے  
ہے بچنے کا یہ ساماں اہل شر کی فتنہ خیزی سے  
یقین ہے ہوگی اس کی علمی حلقے میں پذیرائی  
مصنف کو دعائیں دیں گے علم و فن کے شیدائی  
حقیقت میں رسالہ ہے یہ مظہر حق شناسی کا  
ہے ہر اک سطر میں موجود نکتہ آفریں جلوہ  
بسی ہے جا بجا حقانیت کی آب و تاب اس میں  
مضامین صداقت کا ہوا ہے انتخاب اس میں  
ہے صلح کلیت اس دور کا کتنا بڑا فتنہ  
مصنف نے نئے لہجے میں ہے اس پر کیا چرچا  
کیا ثابت یہ قرآن و احادیث کریمہ سے  
کہ اہل حق رہے محتاط کس درجہ ہمیشہ سے

کبھی گمراہ فرقوں سے نہ رسم و راہ فرمائی  
 کیا باطل کا رد اس سے ہمیشہ دوری اپنائی  
 کیا احقاق حق، ابطال باطل ہر زمانے میں  
 نہ کی تھوڑی بھی کوتاہی پیام حق سنانے میں  
 صحابہ کی روش ہی اہل ایمان کا رہا مسلک  
 تھے جملہ تابعی و مجتہد اس راہ پر بیشک  
 کوئی تھوڑا بھی ہوگا مخرف قرآن و سنت سے  
 تو سمجھو ہاتھ ہی دھولے گا وہ ایمان کی دولت سے  
 کسی باطل سے اہل حق کی قربت غیر ممکن ہے  
 کہ جیسے آگ اور پانی کی شرکت غیر ممکن ہے  
 یہ ثابت اہل حق کے مستند اقوال سے بھی ہے  
 ہے تحریروں سے واضح اور عیاں افعال سے بھی ہے  
 صراحت ہے انہی باتوں کی اس علمی رسالے میں  
 ہر اک تحریر ہے اس کی صداقت کے اُجالے میں  
 دلائل سے مزین ہے ہر اک پیرا گراف اس کا  
 کریں گے قارئین محترم بھی اعتراف اس کا  
 مولف اس کے ہیں حضرت ابو حامد شریف الحق  
 ہوا کرتا ہے ان کو دیکھ کر باطل کا چہرہ فق  
 خموشی سے ہنرمندی کا یہ اظہار کرتے ہیں  
 نوائے فکر سے اذہان کو بیدار کرتے ہیں  
 ہے افکارِ رضا کی ترجمانی مشغلہ ان کا  
 جہان فکر میں بڑھنے لگا ہے دائرہ ان کا  
 پسند آیا ہے مجھ کو ان کی بیباکی کا یہ تیور  
 فروغِ دین کا جذبہ ہے ان کے قلب کے اندر



اشاعت کے لئے تیار ہے اب یہ کتاب ان کی  
دعا ہے میری کاوش سمجھی جائے لا جواب ان کی  
خدائے لم یزل مقبولیت سے آشنا کر دے  
قلم کو چنگی افکار کو جودت عطا کر دے  
لگائیں خوب ضرب رضویت ہر صلح کلی پر  
رضا کے دشمنوں کے حق میں ان کا ہوا قلم نشتر  
دعا کرتا ہے گو ہر حق تعالیٰ خوب شہرت دے  
امام احمد رضا کے صدقے فن میں اور وسعت دے



نقیب اہل سنت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت  
حضرت علامہ مولانا محبوب گوہر صاحب قبلہ  
اسلام پوری ضلع سیتا مڑھی بہار الہند

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆

☆

## نگار اولین

اس پرفتن دور میں نئے نئے فرقوں و مذہبوں کی کثرت، ادیان و ملل کی زیادت اور آزاد خیالی نے قوم مسلم کو مصلحت پسندی، صلح کلیت، معاملہ بندی، مہانت و مفاد پرستی کا بندہ بے دام بنادیا ہے، عوام و خواص تقریباً یکساں آزاد خیال ہوتے جا رہے ہیں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں سے ملتے جلتے ہیں اور ان کی تقاریب و مجالس میں شرکت کر رہے ہیں۔ حد یہ کہ درس و تدریس تالیف و تصنیف و عطا و تقریر کا کام انجام دینے والے ذمہ دار علماء میں بھی ایسے افراد کم ملتے ہیں۔ جو مصلحت پسندی مطلب بر آری سے بالا ہو کر محبتانِ خدا و عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رحماءِ پنہنم کی تصویر پُر تنویر اور دشمنانِ خدا و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تیرو سناں اور برہنہ شمشیر ہوں۔

جب کہ اہل اللہ سے محبت اور اعداء اللہ سے عداوت ہی مومن کی شان بتائی گئی ہے ”لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ“ (سورہ مجادلہ، آخری آیت)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصایا شریف میں فرماتے ہیں: جس سے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ و معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔“

(سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۳۷۸)

جو لوگ ہر فرقہ ہر گروہ مثلاً وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، رافضی، مودودی، ندوی، نیچری، قادیانی چکڑالوی، وغیرہ سے سلام و کلام، میل جول، ربط و ضبط، رسم و تعلق، اکل و شرب، معاملت و معاشرت رکھتے ہیں وہ بزعم خویش اپنے ہی کو علم و عمل کا تاجدار، فکر و فہم کا شہسوار، نباض روزگار کا میاب و ہوشیار، قوم کا ہمدرد اور غمگسار سمجھتے ہیں اور مذکورہ فرق باطلہ سے نفرت رکھنے والوں اور ان سے رسم و راہ نہ رکھنے والوں کو ناعاقبت اندیش، احمق اور بیوقوف جانتے اور

کہتے ہیں۔

اس لیے بندہ حقیر سراپا تقصیر نے سوچا کہ مرتدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، خارجیوں، چکڑالویوں، نیچریوں، قادیانیوں، بد مذہبوں وغیرہ سے تعلقات و معاملات رکھنے سے متعلق ایک رسالہ قلمبند کر دیا جائے تاکہ باطل کی ظلمت چھٹ جائے اور حق کا اجالا عام ہو جو بد مذہبوں، مرتدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، شیعوں، نیچریوں، قادیانیوں، چکڑالویوں وغیرہ سے میل جول کے احکام سے ناواقف ہیں آگاہ ہو جائیں اور تذبذب کے بجائے تصلب، اعدائے دین سے محبت و مؤدت کے بجائے نفرت و عداوت، اور اہل اللہ سے سچی محبت کر کے نجات اخروی اور فلاح دارین کی ضمانت حاصل کر لیں۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ و طفیل ہم تمام مسلمانوں کو حق بولنے حق پر چلنے اور اہل حق کی محبت عطا فرمائے اور مرتدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، خارجیوں، چکڑالویوں، نیچریوں، قادیانیوں، بد مذہبوں سے دشمنی اور ان سے دور نفور رہنے کا جذبہ بیکراں عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی مقام شکار پور  
ماہی نگر ضلع کٹیہار امام و خطیب نوری رضوی جامع مسجد  
و خادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتا مڑھی  
بہار الہند مؤرخہ ۲۸ / ربیع النور ۱۴۴۲ھ





## صلح کلی کی لغوی واصطلاحی تعریف

لغت میں صلح کلی کا معنی:

لغت میں صلح کلی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کسی سے دشمنی نہ رکھے۔

(فروز اللغات)

اصطلاحی تعریف: اصطلاح میں صلح کلی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو سنی، وہابی، دیوبندی غیر مقلد، قادیانی، شیعہ، خارجی، رافضی، نیچری وغیرہ سب کو یکساں جانے لیکن عام بول چال میں تحذیراً و تنبیہاً ایسے لوگوں پر اطلاق ہوتا ہے جو اگرچہ عقیدہ ایسے نہیں ہیں لیکن عملاً وہ وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہ سے میل جول بلا تکلف رکھتے ہیں انھیں صلح کلی کہا جاتا ہے۔

اور اس میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ منافق کہتے ہیں اُسے جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے منکر ہو لیکن حدیث شریف میں جھوٹ بولنے والے، بدعہدی کرنے والے کو بھی منافق کہا گیا ہے۔

مروی ہے مسروق سے انھوں نے روایت کی عبد اللہ بن عمرو سے انھوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے اندر چار چیزیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اس سے باز آ جائے جب گفتگو کرے تو پورا نہ کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑے تو گالی گلوں کرے۔

(آئینہ صلح کلیت صفحہ ۳۰/ بحوالہ اخرجہ احمد و عبد بن حمید بخاری، و مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی) اس حدیث میں جھوٹ بولنے والے بدعہدی کرنے والے اور گالی گلوں کرنے والے کو منافق خالص کہا گیا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا شخص کافر و مرتد ہو گیا نہیں بلکہ وہ عمل کے اعتبار سے منافق ہے نہ کہ عقیدہ کے اعتبار سے بعض دفعہ غلط کام کرنے والوں کو بے ایمان کہا جاتا ہے، تو کیا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کافر ہو گیا نہیں ہرگز نہیں ٹھیک اسی طرح اگر کوئی شخص بد مذہبوں کے جلسے جلوس میں ضرورت شرعیہ کے بغیر شرکت کرتا ہے تو اس کا یہ عمل ناجائز و حرام اور صلح کلیت مرادف ہے۔

ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی

مقام شکار پور ماہی نگر ضلع کٹیہار بہار الہند

## تاج الشریعہ کا پیغام اہل سنت و جماعت کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ  
و علی آلک واصحابک یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔  
منظہر اعلیٰ حضرت، ثانی حضور حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، شہزادہ مفسر اعظم ہند  
وارث علوم اعلیٰ حضرت، قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ  
ومولانا حافظ وقاری ومفتی محمد اختر رضا خاں قادری برکاتی رضوی خفی ازہری بریلوی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کا پیغام اہل سنت و جماعت کے نام اور رد بد مذہبیاں و صلح کلیت مندرجہ ذیل کلام کے  
ذریعے سے۔

زندگی یہ نہیں ہے کسی کے لیے

زندگی ہے نبی کی نبی کے لیے

نا سمجھ مرتے ہیں زندگی کے لیے

جینا مرنا ہے سب کچھ نبی کے لیے

چاندنی چاردن ہے سبھی کے لیے

ہے سدا چاند عبدالنبی کے لیے

داغِ عشقِ نبی لے چلو قبر میں

ہے چراغِ لحدِ روشنی کے لیے

نقشِ پائے سگانِ نبی دیکھئے

یہ پتہ ہے بہت رہبری کے لیے

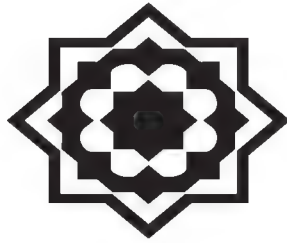
عیش کرلو یہاں منکر و چاردن

مر کے ترسو گے اس زندگی کے لیے

اُنٹِ فہم کے دامن میں منکر بھی ہیں

ہم رہے عشرتِ دائمی کے لیے

صلح کلی نبی کا نہیں سنیو!  
 سنی مسلم ہے سچا نبی کے لیے  
 مسلکِ اعلیٰ حضرت سلامت رہے  
 ایک پہچان دینِ نبی کے لیے  
 مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو  
 زندگی دی گئی ہے اسی کے لیے  
 وہ بلا تے ہیں کوئی یہ آواز دے  
 دم میں جا پہنچوں میں حاضری کے لیے  
 اے نسیم صبا اُن سے کہدے، شہا  
 مضطرب ہے گدا حاضری کے لیے  
 جس کے دل میں ہے عشقِ نبی کی چمک  
 وہ ترستے نہیں چاندنی کے لیے  
 جس کے دل میں ہے جلوے تیرے عشق کے  
 چشمہ نور ہے روشنی کے لیے  
 اختِ تادری حلد میں چل دیا  
 حلدوا ہے ہر ایک تادری کے لیے



## ﴿قرآن شریف سے دلائل﴾

﴿اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿١﴾ لَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔“

(پارہ ۲۶، سورہ فتح، آیت ۸/۹)

ترجمہ: ”بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔“  
(کنز الایمان)

اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں فرمایا:

(۱) اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ۔

(۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کرو۔

(۳) اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں رہو۔

مسلمانوں! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب دیکھو، سب سے پہلے ایمان اور آخر میں عبادت اور درمیان میں اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو رکھا اس لیے کہ ایمان کے بغیر تعظیم کا رآمد نہیں بہترے نصاریٰ ہیں جو کہ نبی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سے دفع اعتراضات کافران لئیم میں تصنیفیں کر چکے، کچھ دے چکے، مگر جب ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں اس لیے کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی اگر دل میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے، پھر جب تک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، پوری عمر عبادت الہی میں گزارے، سب بیکار و مردود ہے۔

جوگی (راہب) بہترے جوگی اور راہب ترک دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادت الہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر ازاں جا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں، کیا فائدہ، اصلاً قابل قبول بارگاہ الہی نہیں، اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے: وَقَدْ مَنَّآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا“ جو کچھ



اعمال انھوں نے کیے ہم نے سب برباد کر دیئے ایسوں ہی کو فرماتا ہے: عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلِي نَارًا حَامِيَةً، عمل کریں، مشقتیں اٹھائیں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں جائیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ اے مسلمانو! بتاؤ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں؟ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔

﴿قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴾

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ نِ افْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تُرَضُّونَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔

(پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت ۲۴)

ترجمہ: ”تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔“ (کنز الایمان)

مسلمانو! غور کرو اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں معزز کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الہی سے مردود ہے اللہ عز و جل اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اُسے عذاب الہی کے انتظار میں رہنا چاہئے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ۔

یعنی: ”تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔“ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے ہے۔ اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز کامل مؤمن نہیں۔

اے مسلمانو! بتاؤ، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کر لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم عظمت ہے ہاں ہاں ماں باپ، اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہے۔ پیارے بھائیو! خدا عز و جل کرے ایسا ہی ہو مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو۔

ﷻ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

الْم أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ

(پارہ ۲۰ / سورہ عنکبوت، آیت ۱ /)

ترجمہ: ”کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔“

(کنز الایمان)

یہ آیت کریمہ مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی اذعائے مسلمانی پر تمھارا چھٹکارا نہ ہوگا آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی و واقعی ہونے کو درکار ہیں، وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قرآن و حدیث کے ارشاد سن چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضروری ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہاں پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا صریح طریقہ یہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کتنی ہی محبت کا علاقہ و معاملہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے محدث، تمہارے مفکر، تمہارے مبلغ، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشند، یعنی کوئی بھی ہو، جب وہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین یا تنقیص یا گستاخی کرے تو تمہارے دل

میں بالکل اُن کی عظمت، اُن کی محبت کا نام و نشان نہ رہے فوراً اُن سے الگ ہو جاؤ، اُن کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُن کی صورت، بلکہ اُن کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، الفت کا بالکل پاس کرو، نہ اُس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنیاد پر تھا جب یہ شخص آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کی شان میں گستاخی کیا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جیسے عمامے پر کیوں جائیں کیا بہت سے یہودی جیسے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام و علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے؟ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی (اس کی طرف سے وکالت کی) اُس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گستاخی کی اور تم نے اُس سے دوستی نبھائی یا اُسے ہر بُرے سے بدتر بُرا نہ جانا یا اُسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اُس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو اللہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے؟ قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اُس سے کتنی دور نکل گئے۔

مسلمانو! کیا جس کے دل میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بدگو، گستاخ کی وقعت کر سکے گا؟ اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا باپ ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا؟ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو اللہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی سنو، دیکھو وہ کیوں کر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔

✽ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۖ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۖ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔“

(سورہ مجادلہ، پارہ ۲۸/آیت ۲۲/)

ترجمہ: ”تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔“  
(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے صدر الافاضل حضرت علامہ ومولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

”مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ ان کی شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن سے دوستی کرے اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بد دینوں اور بد مذہبوں اور خدا اور رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت و اختلاط جائز نہیں چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمن کو مبارزت کے لئے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا اور حضرت علی بن ابوطالب و حمزہ و ابو عبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس۔

اس روح سے یا تو اللہ کی مدد مراد ہے یا ایمان یا قرآن یا جبرئیل علیہ السلام یا رحمت

الہی یا نور،

(تفسیر خزائن العرفان)

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے صاف فرمادیا کہ جو شخص اللہ اور اُس کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے مسلمان اُس سے ہرگز دوستی نہ کرے گا جس کا صاف و صریح مطلب یہ ہوا کہ جو گستاخ خدا اور رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح فرمایا کہ چاہے باپ، بیٹے، بھائی، عزیز کوئی بھی ہو یعنی کیسا ہی تمہارے گمان میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو اگر ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت و دوستی نہیں رکھ سکتے، اس کی وقعت و حیثیت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لیے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اور اپنی عظیم نعمتوں کی بشارت دیتا ہے کہ اگر اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کے آگے تم نے کسی (گستاخ) کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

(۱) اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ حسنِ خاتمہ کی بشارتِ جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔

(۲) اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

(۳) تمہیں ہمیشگی کی جتنوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

(۴) تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔

(۵) منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے افزوں۔

(۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوگا۔

(۷) یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کے لیے اس سے زائد کیا نعمت ہوگی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

سبحان اللہ مسلمانو! اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان (مندرجہ بالا) عظیم دولتوں پر نثار کر دے تو واللہ (پھر بھی مندرجہ بالا دولتیں) مفت پائیں، پھر زید و عمرو)



گستاخِ رسول) سے علاقہٴ تعظیم و محبت یک لخت قطع کر دینا کیا بڑی بات ہے؟ جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے، اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے قرآن کریم کی عادتِ کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے، نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ مندرجہ ذیل آیتوں میں عذاب بھی پڑھ لیں۔

❁ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (الِی قولہ تعالیٰ)  
تَسِرُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ط وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ  
ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (الِی قولہ تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ج يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ ج يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔

(سورہ ممتحنہ پارہ ۲۸/ آیت ۱/ ۲ و ۳/ رکوع ۷/)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تو اُن سے دوستی نہ کرو تم انھیں خفیہ پیامِ محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کر دے گا اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔“

(کنز الایمان)

❁ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنْ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ  
عَلَى الْإِيمَانِ ط وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔

(سورہ توبہ، پارہ ۱۰/ آیت ۲۳/)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔“

(کنز الایمان)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْهُمْ فَانَّهُ مِنْهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝  
(پارہ ۶، سورہ مائدہ، آیت ۵۱ /)

ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ اُنھیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔“

(کنز الایمان)

آیت نمبر ۵ / اور ۶ / میں تو اُن سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا، اور آیت نمبر ۷ / میں تو بالکل تصفیہ ہی فرمادیا کہ جو اُن سے دوستی رکھے وہ بھی اُن ہی میں سے ہے، اُن کے ساتھ ایک ہی رسی میں باندھا جائے گا یا درکھو کہ تم چھپ چھپ کر اُن سے ملتے ہو اور میں تمہارے چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہوں اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

✽ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔  
(پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، ع، ۱۴، آیت ۶۱)

ترجمہ: اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں اُن کے لیے دردناک عذاب ہے“  
(کنز الایمان)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا۔

(پارہ ۲۲، سورہ الاحزاب، آیت ۵۷، ع، ۴ /)

ترجمہ: ”بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

(کنز الایمان)

سات کوڑے اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے اسے کون ایذا دے سکتا ہے مگر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا ان آیتوں سے اُس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں سے محبت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوئے (۱) ظالم (۲) گمراہ (۳) کافر (۴) اُس کے لیے دردناک عذاب ہے (۵) وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا (۶) اُس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی (۷) اُس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

لہذا انصاف اے مسلمان اے امتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا را ذرا انصاف کرو وہ سات (۷) بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترکِ علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ (۱) دل میں ایمان جم جائے (۲) اللہ مددگار ہو (۳) جنت مقام ہو (۴) اللہ والوں میں شمار ہو (۵) مرادیں ملیں (۶) خدا تجھ سے راضی ہو (۷) تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں؟ جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم، گمراہ، جہنمی ہو، آخرت میں خوار ہو، خدا کو ایذا دے، خدا دونوں جہان میں لعنت کرے ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں، مگر جانِ برادر! خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا، وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہوئی ہے ابھی آیت سن چکے ”الْم أَحْسَبَ النَّاسُ“ کیا بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے، امتحان نہ ہوگا؟ (مخلص، تمہید ایمان)

✽ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

(پارہ ۶/ سورۃ مائدہ، آیت ۵۵/ ع، ۱۲)

ترجمہ: ”تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے۔“

(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومن کی محبت کا دائرہ متعین فرمایا، کہ مومن کی محبت

دوستی صرف اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین سے ہوتی ہے غیر مومن ان کی دوستی کے محل ہی نہیں اب اگر کوئی اپنے کو مسلمان بھی کہے اور بارگاہ الوہیت و رسالت کے گستاخوں سے دوستی بھی کرے تو جان لینا چاہئے کہ وہ پکا مومن نہیں۔

❁ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ زُحَمَاءَ بَيْنَهُمْ  
(سورہ فتح، پارہ ۲۶/آیت ۲۹/)

ترجمہ: ”محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم۔“  
(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں فرمایا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کافروں پر سخت ہیں۔  
صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے۔  
صلح کلیت کے شیدائی بتائیں کیا ان کے نزدیک اللہ عزوجل بھی شدت پسند ہے؟ (معاذ اللہ رب العلمین) اور ”زُحَمَاءَ بَيْنَهُمْ“ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسی کہ باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معافہ کرے اب صلح کلیت کے داعی بتائیں کہ یہ آیت کریمہ کس کے ساتھ دوستی اور آپس میں نرم دل ہونے کی بات کر رہی ہے مگر صلح کلیت پسند ٹولہ کا معاملہ بالکل ہی برعکس ہے صلح کلیت پسند گروہ تو مذکورہ بالا آیتوں پر عمل کرنے والے علماء حق کو شدت پسند اور نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں اور باطل عقائد والے گروہوں کی تعریف و توصیف میں زبان تر رکھتے ہیں کیا یہ قرآن کی آیتوں سے کھلی بغاوت نہیں ہے؟ علماء حق اہل سنت و جماعت جو قرآن کی ان آیتوں پر عمل کرتے ہوئے عوام

اہل سنت و جماعت کو اس کی ترغیب دیتے ہیں اُن علماء حق پر نکتہ چینی کرنا کیا قرآن پر نکتہ چینی نہیں ہے؟ اور کیا قرآن پر نکتہ چینی اللہ عز وجل کی نکتہ چینی نہیں ہے؟ (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) اللہ عز وجل ہدایت دے ایسے لوگوں کو۔

✽ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

(پارہ ۱۰، سورہ توبہ، آیت ۷۳ /)

ترجمہ: ”اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی“  
(کنز الایمان)

حکم خداوندی کے مطابق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں پر خوب سختی کرو اُن کے ساتھ ذرہ برابر بھی رعایت نہ کرو وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی یا توہین کرتے ہیں یا معاندانہ معاملہ رکھتے ہیں مثلاً وہابی، دیوبندی، اہل حدیث، غیر مقلد، قادیانی، چکڑالوی، نیچری، وغیرہ یہ سب ”وََاغْلُظْ عَلَيْهِمْ“ کے حکم میں شامل ہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:  
حق سبحانہ تعالیٰ حبیب خود را علیہ الصلاۃ والتحیۃ می فرماید ”وََاغْلُظْ عَلَيْهِمْ“ پس پیغمبر خود را کہ موصوف عظیم ست در غلظت برایشان امر فرمود معلوم شد کہ غلظت بایشان داخل خلق عظیم ست“

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ: کفر والوں پر سختی کرو تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ خُلق عظیم سے موصوف ہیں ان کو سختی کا حکم فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفر والوں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خُلق عظیم میں داخل ہے۔“

پھر فرماتے ہیں: ”در رنگ سگاں ایشان را دور باید داشت دوستی و الفت با دشمنان خدا منجر بدشمنی خدائے عز وجل و دشمنی پیغمبر او علیہ الصلاۃ والسلام می شود شخصے گمان می کند کہ ازاہل



اسلام است و تصدیق و ایمان باللہ و رسولہ دارد امانی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ دولت اسلام اورا پاک و صاف می بردن عوذ باللہ۔“

ترجمہ: ”خدا کے دشمنوں کو کتنے کی طرح دور رکھا جائے، ان کے ساتھ دوستی و محبت اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی تک پہنچا دیتی ہے۔ (کلمہ نماز کے سبب) آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے، اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے۔ (اس لیے ان سے دوستی ورشتہ کرتا ہے) لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کی بیہودہ حرکتیں اس کے اسلام کو برباد کر دیتی ہے۔“

(بد مذہبوں سے رشتے صفحہ ۱۲ / ۱۳ بحوالہ مکتوب صفحہ ۱۶۳ / )

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں کہ: ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اُس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی، اس نے کہا نہیں کہا جاتا، پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تُو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے، تو یہ لوگ تو اللہ جل و علا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں۔ ان کی تنقیص شان کرتے ہیں۔ انھیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں، اُن کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔ ”نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔“

ترجمہ: ”ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت چاہتے ہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱ / صفحہ ۲۷۹ / ناشر رضا اکیڈمی، فتاویٰ تاج الشریعہ جلد دوم صفحہ ۲۷۸ / )

بحوالہ شرح الصدور باب ما یقول الانسان فی مرض الموت، مصطفیٰ البابی مصر صفحہ ۱۶ )

❁ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِن أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ۔“

(پارہ ۱۲ / سورہ ہود، آیت ۱۱۳ / ۱۰۷ / )

ترجمہ: ”اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی

حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔“

(کنز الایمان)

صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو، سدی نے کہا ان کے ساتھ مد اہنت نہ کرو قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم و راہ مؤدت و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔“

(خزان العرفان)

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ظالموں کی طرف نہ جھکو یعنی ان سے میل و جول مؤدت و محبت راہ و رسم نہ رکھو ورنہ جہنم میں جاؤ گے، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار بھی نہیں۔ یعنی اگر تم نے اللہ عز و جل کو چھوڑ کر کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بد مذہبوں، گمراہوں، کی طرف جھکے اور ان سے مدد کی بھیک مانگی، تو یاد رکھو کہ تمہیں نہ تو کوئی فائدہ ہوگا نہ ہی کوئی مدد ملے گی، بلکہ خسارہ ہی خسارہ ہوگا۔

لہذا اے سنی مسلمانو! خوب یاد رکھو اگر تم نے صلح کلیوں کی چکنی چپڑی باتوں اور چند روزہ دنیاوی زندگی کی سستی دولت و شہرت کے لالچ میں آ کر اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی، تو پھر ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

وارث علوم اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”مر نہ جانا متاع دنیا پر، سن کے تو مالدار کی باتیں۔“

❁ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔“

(پارہ ۱۱، سورہ توبہ، آیت ۱۱۹)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔“

(کنز الایمان)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

معاصی ترک کرو اور جو صادق الایمان ہیں مخلص ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر و عمر مراد ہیں (رضی اللہ عنہما) ابن جریر کہتے ہیں: کہ مہاجرین، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب و اعمال مستقیم اور وہ غزوہ تبوک میں حاضر ہوئے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔“

(خزان العرفان)

ہم نشینی اور صحبت کی اثر انگیزی سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے نیکوں کی صحبت ہو یا بروں کی، بلکہ نیکوں کے نسبت بروں کی صحبت زیادہ اثر کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسلاف کرام نے اچھوں کی صحبت اختیار کرنے اور بدوں کی ہم نشینی سے احتراز کی تاکید فرمائی ہے۔“

(بد مذہبوں سے میل جول صفحہ ۷۷/۴)

ﷲ عزوجل ہر نماز میں اپنے بندوں سے دعا منگواتا ہے:

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔“

(سورہ فاتحہ، پارہ نمبر ۱/ آیت ۵، ۶، ۷)

ترجمہ: ”ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔“

(کنز الایمان)

صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ الرحمہ مذکورہ بالا آیتوں کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل و اصحاب ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت و اصحاب اور سنت و قرآن و سواد اعظم سب کو مانتے ہیں۔ ”صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ“ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں، کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہے۔ ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ اس میں ہدایت ہے کہ مسئلہ طالب حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کے راہ و رسم وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے۔“ (تفسیر خزائن العرفان)

ایمان و عقیدہ درست کر لینے کے بعد سب فرضوں سے بڑا اور اہم فرض نماز ہے، اور نماز روزانہ دن میں پانچ وقت پڑھی جاتی ہے، اور پانچوں وقتوں میں نماز کے رکعتوں کی تعداد کل ۴۸ / رکعات ہے اور ہر نمازی دن میں ۴۸ / بار سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے اور مذکورہ بالا دعا کو ۴۸ / مرتبہ رب العالمین سے مانگتا ہے پڑھتا ہے جس میں رب تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں سے فرمایا کہ: ”مجھ سے انعام والے رستے پر چلنے کی دعا مانگو، اور انعام والا راستہ نبیین، صدیقین، شہداء و صالحین اور بزرگان دین کا ہے اور ساتھ ہی ساتھ غضب والے اور گمراہوں یعنی کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بد مذہبوں، کے راستوں پر نہ چلنے کی دعا مانگو“۔ ”رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ: ”اس رستے پر چلو جس پر میرا انعام ہے ان راستوں پر نہ چلو جن پر میرا غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کے راستوں پر“ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عینِ حالتِ نماز میں جو کہ سب عبادتوں میں عظیم عبادت ہے مذکورہ دعا کو پڑھنے اور مانگنے کا حکم دیا جس میں کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بد مذہبوں گمراہوں کی تردید فرمائی ہے۔

اے صلح کلیت کے شیدائیو! بتاؤ کیا تمہاری نظر میں خالق کائنات رب تبارک و تعالیٰ بھی شدت پسند ہے (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

سچ فرمایا حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے:

صلح کلی نبی کا نہیں سنیوں! سنی مسلم ہے سچا نبی کے لیے ❀

✽ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔

(پارہ ۷، سورہ النعام، آیت ۶۸، رکوع ۱۴)

ترجمہ: ”اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔“

(کنز الایمان)

اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت علامہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ يَعْصِمُ الْكَافِرِينَ وَالْمُتَّبِعِينَ وَالْمُتَّبِعِينَ وَالْمُتَّبِعِينَ يَمْتَنِعُونَ۔

ترجمہ: ”کہ ظالم قوم کافر، بد مذہب، فاسق ہر ایک کو عام ہے اور ہر ایک کے ساتھ بیٹھنا

ممنوع ہے۔“

(بد مذہبوں سے میل جول صفحہ ۵۰، بحوالہ تفسیرات احمدیہ صفحہ ۲۵۵ /)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ: اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو یعنی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بد مذہبوں گمراہوں کے ساتھ نہ بیٹھو، ان کے ساتھ میل جول نہ کرو مگر صلح کلیت کے شیدائی جان بوجھ کر سنی مسلمانوں کے ایمان و عقائد کو تباہ کرنے کے لیے کافروں، مرتدوں، خارجیوں، رافضیوں، شیعوں، قادیانیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلد وغیرہ بد مذہبوں کے ساتھ اٹھ بیٹھ، میل و جول، اتحاد و اتفاق کی دعوت شردیتے پھر رہے ہیں۔

لہذا اے سنی مسلمانو! ہوشیار رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ صلح کلیوں کی میٹھی میٹھی باتوں میں آ کر اپنا ایمان برباد کر ڈالو اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

اس لیے تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنی مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

✽ جاگ سنسان بن ہے رات آئی گرگ بہر شکار پھرتے ہیں ✽

یعنی اے سنی مسلمانو! جاگتے اور پہرہ دیتے رہو، یہ دنیا ویران جنگل کی طرح ہے اور یہاں چاروں طرف سے بھیڑیے شکار کرنے کے چکر میں گھوم رہے ہیں ہوشیار و خبردار رہو



ورنہ بھیڑ یا آسانی سے تمہیں اپنا شکار بنا لے گا اور تمہیں خبر تک نہ لگے گی کیونکہ تو (دنیا کے) ویران جنگل میں زندگی بسر کر رہا ہے اور یہاں بڑے بڑے بھیڑیے مثلاً رافضی خارجی نیچری، قادیانی، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، بد مذہب وغیرہ (ذیاب فی ثیاب) تیرا شکار کرنے نکلے ہوئے ہیں۔

## احادیث مبارکہ سے دلائل

اب ذیل میں چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں اہل سنت و جماعت ان مندرجہ ذیل حدیثوں کو پڑھیں اور باطل فرقوں کو پہچان کر ان سے دور رہیں اور اپنے ایمان و عقائد کی حفاظت کریں۔

✽ حدیث میں ارشاد مصطفیٰ ہے:

إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔

(ترمذی شریف صفحہ ۸۹ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰)

ترجمہ: ”بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک فرقہ والوں کے سوا باقی تمام فرقے والے جہنمی ہوں گے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ ایک فرقہ والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ اسی طریقے پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔“

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ امت ۷۳ تہتر فرقوں میں بٹے گی لیکن ان میں صرف ایک فرقہ والے جنتی اور باقی سب جہنمی ہوں گے اور جنتی فرقہ والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے طریقے پر ہوں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے اور وہ فرقہ اہل سنت و جماعت ہے۔ لہذا حدیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ ہر کلمہ گو، نماز پڑھنے والا، روزہ رکھنے والا، زکوٰۃ دینے والا، حج کرنے والا، داڑھی

رکھنے والا، سر پہ ٹوپی سجانے والا، جبہ و دستار والا، تسبیح پڑھنے والا جنتی نہیں۔  
صلح کلیت کے فدائی اب صاف کھل کر بتائیں کیا جنتی اور جہنمی میں اتحاد ہو سکتا ہے؟  
نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر صلح کلیت کی دعوت کیوں؟  
✽ حدیث میں شریف میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّ خَطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هَذِهِ سَبِيلُ عَلَى  
كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ وَقَرَأَ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ۔  
(الایۃ) (نسائی، دارمی، مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرکار اقدس صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھانے کے لیے ایک (سیدھی) لکیریں کھینچی پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ  
ہے پھر اسی سیدھے خط کے دائیں بائیں اور چند لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ بھی راستے ہیں ان  
میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ”وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا  
تَتَّبِعُوا السَّبِيلَ فَتَفْرَقَ بَكُمُ عَنْ سَبِيلِهِ“  
(پارہ ۸ / رکوع ۶ /)

یعنی: یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اسی پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس  
سیدھی راہ سے جدا کر دیں گی۔“

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ بالا حدیث کے تحت علم کلام  
کی مشہور کتاب مواقف کا یہ قول کہ ”فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند نقل کر کے فرماتے ہیں  
: یعنی نجات پانے والا فرقہ اہل سنت و جماعت کا ہے اگر اعتراض کریں کہ کیسے معلوم ہوتا ہے  
کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہے اور یہی سیدھی راہ اور خدائے تعالیٰ تک پہنچانے والی راہ  
ہے اور دوسرے سارے راستے جہنم کے راستے ہیں اور ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ راہِ راست  
پر ہے اور اس کا مذہب حق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسی بات نہیں ہے جو صرف دعویٰ سے  
ثابت ہو جائے (اس کے لیے) ٹھوس دلیل چاہئے اور اہل سنت و جماعت کی حقانیت کی دلیل

یہ ہے کہ یہ دین اسلام (سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہو کر) ہم لوگوں تک پہنچا ہے عقائد اسلام معلوم کرنے کے لیے عقل کا ذریعہ کافی نہیں ہے اخبار متواترہ سے معلوم ہوا اور آثار صحابہ و احادیث کریمہ کی تلاش و تتبع سے یقین حاصل ہوا کہ سلف صالحین یعنی صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان کے بعد کے تمام بزرگان دین اسی عقیدہ اور اسی طریقہ پر رہے ہیں اقوال و مذاہب میں بدعت و فسادیت زمانہ اول کے بعد (پیدا) ہوئی ہے صحابہ کرام اور سلف متقدمین یعنی تابعین، تبع تابعین، مجتہدین میں کوئی اس مذہب پر نہیں تھا وہ لوگ اس نئے مذہب سے بیزار تھے بلکہ اس کے پیدا ہو جانے کے بعد محبت اور اٹھنے بیٹھنے کا جو لگاؤ اس قوم کے ساتھ تھا توڑ دیا اور (زبان و قلم سے) رد فرمایا صحاح ستہ اور ان کے علاوہ (احادیث کریمہ کی) دوسری مشہور و معتمد کتابیں کہ جن پر احکام اسلام کا مدار و مبنی ہوا ان کے محدثین اور حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کے فقہاء و ائمہ اور ان کے علاوہ دوسرے علماء جو ان کے طبقہ میں تھے سب اسی مذہب اہل سنت و جماعت پر تھے اور اشاعرہ و ماتریدیہ جو اصول کلام کے ائمہ ہیں انھوں نے سلف کے مذہب اہل سنت و جماعت کی تائید و حمایت فرمائی اور دلائل عقلیہ سے اس کا اثبات فرمایا اور جن باتوں پر سنت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اجماع سلف صالحین جاری رہا ان کو ٹھوس قرار دیا ہے اسی لیے اشاعرہ اور ماتریدیہ کا نام اہل سنت و جماعت پڑا اگرچہ یہ نام نیا ہے لیکن مذہب و اعتقاد ان کا پرانا ہے ان کا طریقہ احادیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع اور سلف صالحین کے اقوال و اعمال کی اقتداء کرنا ہے اور اگر وہ صوفیہ کے مشائخ متقدمین اور (زمانہ موجود کے) شیوخ محققین جو طریقت کے استاد، عابد و زاہد، ریاضت کرنے والے، پرہیزگار، خدا ترس، حق تعالیٰ کی جانب متوجہ رہنے والے اور نفس کی حکومت سے الگ رہنے والے سب اسی مذہب اہل سنت و جماعت پر تھے جیسا کہ ان مشائخ کی معتمد کتابوں سے واضح ہے اور صوفیائے کرام کی نہایت ہی قابل اعتماد کتاب ”تعرف“ ہے۔

جس کے بارے میں سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر ”تعرف“ کتاب نہیں ہوتی تو ہم لوگ مسائل تصوف سے ناواقف رہ جاتے۔“  
اس کتاب میں صوفیائے کرام کے جو اجماعی عقائد بیان کیے گئے ہیں وہ سب کے

سب بلام و کاست اہل سنت ہی کے عقائد ہیں ہمارے اس بیان کی سچائی یہ ہے کہ حدیث، تفسیر، کلام، فقہ، تصوف، سیر اور توارخ معتبرہ کی کتابیں جو کہ مشرق و مغرب کے علاقہ میں مشہور و معروف ہیں جمع کی جائیں اور ان کی چھان بین کی جائے اور مخالفین بھی کتابوں کو لاویں تاکہ آشکارہ ہو جائے کہ حقیقت حال کیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ دین اسلام میں سواد اعظم مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔

(انوار الحدیث صفحہ ۹۵، تا ۹۷، بحوالہ اشعة اللمعات باب الاعتصام جلد اول صفحہ ۱۴۰ /)

✽ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِيهِ  
آخِرُ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنَّهُمْ وَلَا  
آبَاءُكُمْ فَيَأْتِيَاكُمْ وَإِيَاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ۔  
(مسلم، مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں (ایک گروہ) فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں۔“

مخبر صادق محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جن دجالوں اور کذابوں کے آخری زمانہ میں پیدا ہونے کی خبر دی تھی موجودہ زمانہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ان کے آباء و اجداد نے کبھی نہیں سنا ہے ان میں کا ایک گروہ وہ ہے جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صرف اپیلچی سمجھتا ہے اور بس کھلم کھلا سب حدیثوں کا انکار کرتا ہے بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کا بھی منکر ہے یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ انہیں تو خدائے تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

(پارہ ۵، رکوع ۵ /)

یعنی: ”اے ایمان والو! خدائے تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔“

ان میں کا ایک گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے یہ گروہ مرزا کو مہدی، مجدد، نبی اور رسول مانتا ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتا ہے یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آباء و اجداد نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں بتایا تھا کہ ”أَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي“ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۵ /)

یعنی: ”میں آخر الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی (نبی) نہیں ہوگا۔“ اور قرآن کریم نے انھیں بتایا تھا کہ:

”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔“

(پارہ ۲۲، رکوع ۲ /)

یعنی: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن خدائے تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔“

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہے آپ نے باب نبوت پر مہر لگا دی اب آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز پیدا نہیں ہوگا اور ان میں کا ایک گروہ وہ ہے جسے وہابی دیوبندی کہا جاتا ہے اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں، اور جانوروں کو بھی حاصل ہے چنانچہ وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ”حفظ الایمان“ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا:

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ہی



کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

(حفظ الایمان، دارالکتاب دیوبند صفحہ ۱۵ / ) (معاذ اللہ رب العلمین)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخر الانبیاء نہیں آپ کے بعد دوسرا نبی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب ”تخذیر الناس“ میں لکھا ہے کہ

”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔“

(تخذیر الناس صفحہ ۳)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں یہ نا سمجھ اور گنواروں کا خیال ہے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ / پر لکھا ہے:

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہو سکتا ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان و ملک الموت کے علم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم کم ہے جو شخص شیطان و ملک الموت کے لیے وسیع علم مانے وہ مومن و مسلمان ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے، جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا کہ

”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

(برائین قاطعہ صفحہ ۵۱ / ) (معاذ اللہ رب العالمین)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

(رسالہ یکروزی صفحہ ۱۳۵ / مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکر مٹی میں مل گئے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۷۹ / )

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں اس لیے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، ہند، سندھ، بنگال، پنجاب، برما، مدراس، گجرات، کاٹھیاواڑ، بلوچستان، سرحد اور دکن و کوکن کے سینکڑوں علمائے کرام و مفتیان عظام نے ان لوگوں کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الھند یہ کامطالعہ کریں۔

مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا یا معاذ اللہ تعالیٰ کفر پر، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ جس نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک کرنا بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے۔

(بہار شریعت)

بعض ناواقف کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرنا چاہئے خواہ وہ کیسا ہی عقیدہ رکھے اور کچھ بھی کرے یہ خیال غلط ہے صحیح یہ ہے کہ جب اہل قبلہ میں کفر کی کوئی علامت و نشانی پائی جائے یا اس سے کوئی بات موجب کفر صادر ہو تو اسے کافر کہا جائے گا۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان المراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لا یکفر مالم یوجد شیء من امارات الکفر و علاماته ولم یصدر عنه شیء من موجباته۔ یعنی اہل سنت و جماعت کے نزدیک اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک کہ اس میں کفر کی کوئی علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر

نہ ہو۔“

(شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۸۹/)

اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اهل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات کما فی شرح التحریر۔“  
یعنی: ”ضروریات اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعت میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن ہمام میں ہے۔“  
(شامی جلد اول صفحہ ۳۹۳/)

اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الخراج میں فرمایا کہ:  
”ایما رجل سب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم او كذبه او عابه او تنقصه فقد كفر بالله تعالى وبانت منه امراته۔“  
یعنی: ”جو شخص مسلمان (اہل قبلہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر خدا کا منکر ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔“

(انوار الحدیث صفحہ ۹۷/ تا ۱۰۱/ شامی جلد اول صفحہ ۳۰۰/)

✽ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیثوں میں سے پہلی حدیث میں فرمایا:  
کہ میری امت تہتر ۷۳/ فرقوں میں بٹ جائے گی ایک فرقہ جنت میں جائے گا پھر اس کی پہچان یہ بتائی کہ جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (یعنی اہل سنت و جماعت) باقی بہتر ۷۲ فرقے جہنم میں جائیں گے۔

✽ دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے اور یہ جنت کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں چند لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ بھی راستے ہیں مگر ان راستوں میں شیطان بیٹھا ہوا ہے اور

یہ سارے جہنم میں لے جانے والے شیطانی راستے ہیں، لہذا سیدھا راستہ پر چلو دوسرے راستوں پر نہ چلو ورنہ سیدھے راستے سے الگ ہو جاؤ گے۔

✽ تیسری حدیث میں اُن باطل فرقوں کے متعلق غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک گروہ فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنا اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنا ہوگا جب ایسے لوگ ظاہر ہو جائیں تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

پھر اُن بد مذہبوں سے ملنے جلنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، اتحاد و اتفاق کے متعلق درجنوں حدیثوں میں رد فرمایا، اور اُن سے دور و نفور رہنے کا حکم فرمایا مگر صلح کلیت کے شیدائیوں کو نہ قرآن و حدیث سے مطلب ہے، نہ اقوالِ صحابہ، تابعین و تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، سلف صالحین، بزرگانِ دین اور نہ اجماع امت سے مطلب، ہاں اگر انہیں مطلب ہے تو دنیاوی دولت، مکان، زمین، جائداد، چند دنوں کی سستی شہرت اور فتنہ و فساد پھیلانے سے، اس لیے ہر جگہ یہ نعرہ لگاتے پھرتے ہیں، سب کے سب متحد ہو جاؤ، ایک پلیٹ فارم پر آ جاؤ اور یہ قرآن و حدیث، اقوالِ صحابہ، تابعین و تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، سلف صالحین، بزرگانِ دین اور اجماع امت سے بغاوت ہے۔

لہذا اے صلح کلیت کے داعیو! کان کھول کر سن لو ہم نہ قرآن و حدیث سے بغاوت برداشت کریں گے، نہ اقوالِ صحابہ، تابعین و تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، سلف صالحین، بزرگانِ دین، اور نہ اجماع امت سے بغاوت برداشت کریں گے۔ بلکہ تمہارے باطل نظریات کے تابوت پر آخری کیل ٹھونک کر ہی دم لیں گے ہاں اتحاد و اتفاق کی ایک ہی صورت ہے کہ پہلے جملہ مذاہبِ باطلہ کے لوگ اپنے اپنے کفریہ عقائد اور مذاہبِ باطلہ سے توبہ و استغفار کر کے تجدیدِ ایمان، تجدیدِ نکاح، اور تجدیدِ بیعت کر کے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددِ دین و ملت الشاہ

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چوکھٹ پکڑ کر کہے کہ

✽ میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لو لے کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے ✽

ورنہ قیامت تک اتحاد و اتفاق نہیں ہو سکتا۔

❖ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔  
(مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: ”حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم و توقیر کی تو اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔“

حضرت علامہ الشیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ:

در توقیر و استحفاف و استہانت سنت ست و ایں می کشد بویران کردن بنائے اسلام۔“  
یعنی: ”بد مذہب کی تعظیم و توقیر میں سنت کی حقارت اور ذلت ہے اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے۔“  
(اشعۃ المعات جلد اول صفحہ ۷۱۴ /)

اے مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے والے صلح کلیت پسند رہنوا! انصاف سے بتاؤ جب گستاخانِ خدا و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھ بیٹھ کرو گے، میل جول رکھو گے، کھاؤ گے پیو گے تو ایک دوسرے کی تعظیم کرنی پڑے گی یا نہیں؟ یقیناً کرنی پڑے گی جب بد مذہبوں کی تعظیم و توقیر کرو گے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اسلام کی بنیاد ڈھانے پر تمہاری مدد ہوگی یا نہیں؟ یقیناً ہوگی تو کیا اب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھی شدت پسند کا فتویٰ لگاؤ گے؟ (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) کچھ تو ہوش کے ناخن لو۔

❖ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَانْكفِرُوْا فِیْ وَجْهِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْغِضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ۔“



(ابن عساکر)

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترشرویٰ سے پیش آؤ اس لیے کہ خدا تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے۔“

اے مسلمانو! اللہ عزوجل کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ جب کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترشرویٰ سے پیش آؤ یعنی اس سے چہرہ پھیر لو اس کے ساتھ سختی کرو مگر صلح کلیت کے پرچارک ہر ایک کے ساتھ ملنے جلنے اٹھنے بیٹھنے کی دعوت دیتے پھرتے ہیں جواب صلح کلیوں پر فرض ہے بات اُن کی مانی جائے؟ یا اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی؟ مسلمانوں تم ہی فیصلہ کرو بات کس کی مانی جائے گی اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یا پھر صلح کلیت پسند پرچارکوں کی؟ یقیناً سنی صحیح العقیدہ کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر عمل کیا جائے گا نہ کہ صلح کلیت پسند پرچارکوں کی باتوں پر۔

❖ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْبِدْعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ۔

(دارقطنی)

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بد مذہب، دوزخ والوں کے کتے ہیں۔“

اے مسلمانو! بد مذہبوں کے متعلق تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ بد مذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں تو کیا کوئی سنی صحیح العقیدہ دوزخ والوں کے کتوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق، ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، شادی بیاہ کرنا پسند کرے گا نہیں اور ہرگز نہیں۔

❖ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ خَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ

لِصَّاحِبٍ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَوةَ وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا  
صَرْفًا وَلَا عَدَلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ۔“  
(ابن ماجہ)

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کہ خدائے تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض بد مذہب دین اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔“  
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ فرمائیں کہ بد مذہبوں کا نہ روزہ قبول نہ نماز، نہ صدقہ، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، نہ فرض، نہ کچھ خرچ کرنا بلکہ بد مذہب دین سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال ایسی صورت میں بد مذہبوں کا رد نہ کر کے حق و باطل کو ملانے کی ناپاک کوشش کرنا یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے اس لیے علمائے حق اہل سنت و جماعت ہمیشہ اہل سنت و جماعت کو تنبیہ کرتے رہتے ہیں کہ اے سنیو! اُن بد مذہبوں کی نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ، صدقہ و خیرات، نفل و فرض وغیرہ ظاہری عبادتوں کو دیکھ کر بہک مت جانا یہ شہد دکھا کر زہر پلاتے ہیں اس لیے اُن سے دور رہنا اور انھیں اپنے سے دور رکھنا اُن کے جھانسنے میں نہ آنا ورنہ دنیا و آخرت برباد ہو جائیں گی۔

❦ حدیث شریف میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا هُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ أَنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُوذُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ وَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تَسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تَوَاكَلُوهُمْ وَلَا تَنَاجَوْهُمْ وَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَلَا تَصَلُّوا مَعَهُمْ۔“  
(نوٹ یہ حدیث مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، عقیلی، اور ابن حبان کی روایات کا مجموعہ ہے)

ترجمہ: ”سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد مذہب سے دور رہو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات نہ کرو تو انھیں سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔“

اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم اہل سنت و جماعت کو بد مذہبوں سے الگ

اور دور و نفور رہنے کا حکم اس لیے دیا ہے کہ اُن کے ساتھ اٹھنے، بیٹھنے، اور ملنے جلنے سے بد مذہبیت کی نفرت دل سے جاتی رہتی ہے، جس کے بعد ایمان بہت آسانی سے زائل ہو جاتا ہے۔

فقہ اعظم حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بد مذہب کی صحبت سم قاتل ہے۔ “ (سم قاتل یعنی جلد ہلاک کرنے والا زہر)

(بد مذہبوں سے میل جول صفحہ ۵۳ بحوالہ فتاویٰ امجدیہ ۲/ ۹۷)

مگر آج جب علمائے حق اہل سنت و جماعت مذکورہ بالا حدیث پر عمل کرتے ہوئے اہل سنت و جماعت کو اس پر سختی سے قائم رہنے کے لیے اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سناتے ہیں تو صلح کلیت پسند جماعت کے پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے اور پھر بکواس شروع کر دیتا ہے ارے یہ تو شدت پسند ہیں۔

لہذا اے صلح کلیت کے شیدائیو! کان کھول کر سن لو، ہاں ہم شدت کرتے ہیں مگر اہل سنت و جماعت کے لیے نہیں بلکہ بد مذہبوں، بد عقیدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، شیعوں، رافضیوں، خارجیوں، قادیانیوں، نجریوں، صلح کلیوں، وغیرہ کے لیے اور اس کا حکم ہمیں قرآن دے رہا ہے حدیث دے رہی ہے اور اجماع اُمت دے رہا ہے اور یہ شدت بد اخلاقی نہیں بلکہ خُلُقِ عظیم میں داخل ہے اس لیے تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

❦ دشمن احمد یہ شدت کیجئے ❦ ملحدوں کی کیا مروت کیجئے ❦

**بدعتوں اور بد مذہبوں کے خلاف صحابہ کرام، تابعین، و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ائمہ مابعد کی سرگرمیاں**

اب تک جو کچھ بھی ہم نے ذکر کیا یہ کتاب و سنت کے ارشادات تھے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بعد کے ائمہ و علماء کتاب و سنت پر عمل کر کے راہِ حق دکھاتے رہے، مسلمانوں کو بد مذہبوں سے متنبہ کرتے رہے، کلمہ اسلام کو سر بلند کرتے رہے اور ہر باطل کا رد و ابطال کر کے اُس سے اپنی برأت و بیزاری کا اظہار فرماتے رہے، اگر اُن کی زبردست کوششیں نہ رہی ہوتیں تو آج اسلام کی شناخت نہ ہو پاتی۔

اب ہم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ائمہ و علماء کے طریقے پر نظر ڈالتے ہیں۔ تاکہ یہ حق سے وابستگی رکھنے والے ہر شخص کے لیے نمونہ عمل بن جائے کیوں کہ اُن کا

طریقہ ہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس کی طرف ہدایت پانے اور جس پر ثبات قدم رہنے کے لیے ہم ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں تو اتر اور تسلسل سے معلوم ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین زکوٰۃ سے جہاد فرمایا جب کہ وہ اسلام سے نسبت رکھتے اور مسلمان کہلاتے تھے اس جہاد کے درست ہونے پر انھیں پوری طرح انشراح صدر حاصل تھا اور انھوں نے اس میں توقف اور تردد کرنے والوں کے سامنے اس کی ایسی وضاحت فرمائی کہ ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی رائے حق و درست ہے پھر سب نے اجماعی طور پر ان کی موافقت کی۔ پورا واقعہ کچھ اس طرح ہے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال ظاہری فرمایا تو عرب کے بعض لوگ مرتد ہو گئے اور انھوں نے کہا ہم نماز پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ نہیں دیں گے پس میں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو تالیفِ قلوب کیجئے اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیجئے یہ لوگ تو بالکل جانوروں کی طرح ہیں یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے تو تم سے تعاون کی امید تھی اور تم مجھے ہی پست کیے دیتے ہو تم عہدِ جاہلیت (قبل اسلام) میں تو بڑے جری اور بہادر تھے اسلام قبول کرنے کے بعد اس قدر کمزور ہو گئے بتاؤ میں کس طرح (کس ذریعہ سے) ان کی تالیفِ قلوب کروں؟ کیا میں انھیں جھوٹے شعر سناؤں یا سحر مفتری سے انھیں رام بناؤں؟ افسوس صد افسوس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال فرما گئے اور جی کا سلسلہ بند ہو گیا! واللہ جب تک میرے ہاتھ میں تلوار ہے میں زکوٰۃ نہ دینے والوں سے اس وقت تک جہاد کروں گا جب تک کہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کر دیں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس معاملہ میں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میں نے اپنے سے زیادہ مستعد اور اجرائے احکام میں سخت پایا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ جب تم کو ان کا حاکم بنایا جائے گا تو اس وقت تم کو ان غمگساری کا حال معلوم ہوگا ابوالقاسم بغوی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو بکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فوائد میں اور حضرت ابن عساکر حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نفاق نے سراٹھایا اور کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور کچھ لوگوں نے علیحدگی اختیار کر لی اتنی مشکلیں جمع ہو گئی کہ اگر اتنی مشکلات پہاڑ پر پڑتی تو وہ بھی بار کونہ اٹھا سکتا لیکن میرے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زبردست استقلال سے ہر مشکل کا مقابلہ کیا اور ہر ایک کا حل نکالا۔“

(تاریخ اختلاف صفحہ ۲۰۶ ناشر شبیر برادر زاردو بازار لاہور پاکستان)

پھر آپ مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر اعراب کی طرف نکل پڑے اور جب وہ بھاگ کھڑے ہوئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ امیر لشکر بنا کر واپس آ گئے انھوں نے اعراب کو جگہ جگہ گھیرا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہر جگہ فتح عطا فرمائی اب صحابہ کرام خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی رائے کے صحیح ہونے کا اعتراف کیا اور کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور انھوں نے جو کچھ کیا وہ حق ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اگر اس وقت مانعین زکوٰۃ کی سرکوبی نہ کی جاتی اور انھیں چھوٹ دیدی جاتی تو پھر کچھ لوگ نماز کے بھی منکر ہو جاتے اور بعض لوگ روزہ سے بھی انکار کر دیتے اور کچھ لوگ بعض دوسری چیزوں کا انکار کر دیتے تو اسلام اپنی شان و شوکت کے ساتھ باقی نہ رہتا بلکہ کھیل بن کے رہ جاتا اور اس کا نظام درہم درہم ہو جاتا مانعین زکوٰۃ اور ان سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جہاد کے نتیجہ میں حضرت صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: یہاں سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہئے کہ ہر حالت میں حق کی حمایت اور ناحق کی مخالفت ضروری ہے اور جو قوم ناحق کی مخالفت میں سستی کرے گی وہ جلد تباہ ہو جائے گی آج کل بعض سادہ لوح باطل فرقوں کے رد کو بھی منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس وقت آپس کی جنگ موقوف کرو انھیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق عمل سے سبق لینا چاہئے کہ آپ نے ایسے نازک وقت میں بھی باطل کی سرکشی میں توقف نہ فرمایا جو فرقے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں ان سے غفلت برتنا یقیناً اسلام کی نقصان رسانی ہے۔

(سوانح کربلا صفحہ ۴۶/۴۷)



اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف کلمہ اور نماز مسلمان ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ اسلام کی ساری باتوں کو ماننا ضروری ہے لہذا اگر کوئی شخص اسلام کے سارے احکام پر ایمان رکھتا ہو لیکن ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا انکار کرتا ہو تو وہ کافر و مرتد ہے جیسے کہ مانعین زکوٰۃ ایک بات کا انکار کر کے کافر و مرتد ہوئے (نعوذ باللہ من ذالک) اور مسیلمہ کے ساتھی و مانعین زکوٰۃ کے کافر و مرتد ہونے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ”عرب میں کافر و مرتد نہ ہوں گے“ یہ کہنا غلط ہے افضل البشر بعد الانبیاء (علیہم السلام) خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کریں اور کہیں کہ بخدا میں اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک تلوار میرے ہاتھ میں ہے، اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نرمی والے مشورے پر تو یہ فرمائیں کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے بڑے جری اور بہادر تھے اسلام قبول کرنے کے بعد اس قدر کمزور ہو گئے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میرے والد پر اتنی مشکلیں جمع ہو گئی کہ اگر اتنی مشکلات پہاڑ پر پڑتی تو وہ بھی بار کو نہ اٹھا سکتا مگر میرے والد نے زبردست استقلال سے ہر مشکل کا مقابلہ فرمایا اور ہر ایک کا حل نکالا مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا بد مذہبوں، بد عقیدوں، کافروں اور مرتدوں کے ساتھ نرمی برتنا جائز نہیں مگر صلح کلیت پسندوں کو یہ پسند نہیں۔

لہذا اے سنی جنتی مسلمانو! ہمیشہ ہوشیار اور خواب غفلت سے بیدار اور صلح کلیوں سے دور رہو اور ان کی باتوں پر کان نہ دھرو ورنہ ایمان و عقیدے کی پونجی برباد ہو سکتی ہے۔

✽ امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایک مقدمہ پیش ہوا مقدمہ کی نوعیت یہ تھی کہ ایک منافق اور یہودی میں جھگڑا تھا یہودی حق پر تھا جب کہ منافق غلطی پر فیصلے کے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا۔ مگر منافق راضی نہ ہوا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فیصلہ کے لیے گیا، واقعہ کی سماعت کے بعد انھوں نے بھی یہودی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ مگر منافق کو اطمینان نہ ہوا اور نہ وہ ان فیصلوں سے راضی

ہوا پھر دونوں فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے یہودی نے کہا کہ فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فیصلہ سے قبل ایک بات میری سماعت فرمالیں حکم ہوا کہو یہودی نے کہا کہ: اس مقدمہ کا فیصلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما چکے ہیں مگر یہ مدعی اسلام شخص راضی نہیں ہوتا فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں ابھی فیصلہ کیے دیتا ہوں آپ نے تلوار اٹھائی اور اس منافق کی گردن اڑادی اور فرمایا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے سے راضی نہ ہو اس کے لیے میرا یہی فیصلہ ہے غور کرنے کا مقام ہے کہ ابھی تک کوئی ایسا حکم نازل نہیں ہوا تھا جس کی روشنی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قسم کا فیصلہ فرماتے مگر چونکہ اس مدعی اسلام کا طرز عمل بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب کے خلاف تھا بے ہودگی کے انداز میں فیصلہ نہ ماننا فیصلہ کرنے والے کی توہین تھی اس لیے فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو قتل کر دیا کہ ایسا شخص لاکھ کلمہ پڑھے مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(منصب رسالت کا ادب و احترام صفحہ ۳۱)

نام نہاد مسلمان، توہین رسالت کے مرتکب، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کے منکر کو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کر دیا مگر آج اگر ضروریات دین کے منکرین کو قرآن و حدیث و اجماع امت کے دلائل و براہین کی روشنی میں کافر و مرتد کہا جاتا ہے اور ان سے دور رہنے کی تاکید کی جاتی ہے اور ان سے اتحاد و اتفاق کو ناجائز و حرام کہا جاتا ہے بدعتیوں اور بد مذہبوں کی تردید کی جاتی ہے تو صلح کلیت کے متوالے شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ ارے یہ تو شدت پسند ہیں اور انہی علماء حق کے خلاف بکو اس شروع کر دیتے ہیں جو اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ائمہ دین و علمائے کرام بزرگان دین علیہم الرحمہ کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے اہل سنت و جماعت کو آگاہ کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں سے دور رہو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو ان کی باتیں نہ سنو۔

لہذا اے مسلمانو! فیصلہ تمہیں کرنا ہے کہ اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ تابعین و تبع تابعین، بزرگان دین کے مقابلے میں صلح کلیت کی کیا حیثیت و حقیقت

ہے اور ہم اہل سنت و جماعت کو ایسے لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے۔

(۲) امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف سے تشریف لا رہے ہیں راہ میں ایک مسافر ملتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ میں بھوکا ہوں آپ ساتھ چلنے کا اشارہ فرماتے ہیں وہ پیچھے پیچھے کا شانہ اقدس تک پہنچتا ہے امیر المومنین خادم کو کھانا لانے کے لیے حکم دیتے ہیں خادم کھانا لاتا ہے اور دسترخوان بچھا کر سامنے رکھتا ہے کھانا کھانے میں وہ مسافر بد مذہبی کے کچھ الفاظ زبان سے نکالتا ہے امیر المومنین خادم کو حکم فرماتے ہیں کھانا اس کے سامنے سے فوراً اٹھاؤ اور اس کا کان پکڑ کر باہر کر دو خادم اسی وقت حکم بجالاتا ہے۔

(کنز العمال جلد دہم صفحہ ۴۶۶ / ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۱۶۸ /)

صلح کلیت پسند گرو! کیا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذکورہ فعل بد مذہب کے ساتھ غلط تھا؟ نہیں اور ہر گز نہیں تو پھر سنیوں کو وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، خارجیوں، شیعوں، نجریوں، قادیانیوں، بد مذہبوں اور بد عقیدوں سے میل جول، اتحاد و اتفاق کی دعوت دینے کا کیا مطلب و مقصد؟ ہاں مطلب و مقصد صرف یہی ہو سکتا ہے مسلمانوں کو بے ایمان و بد عقیدہ بنانے کی ناپاک کوشش، چند دنوں کی سستی شہرت نوکری پیسہ، زمین و جائداد اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں، لہذا اے سنیو! ہوشیار رہو تمہارا ایمان و عقائد کو برباد کرنے کے لیے چاروں طرف ڈاکو گھوم رہے ہیں اور یہ ایسے شاطر ڈاکو ہیں کہ تم سے تمہارا ایمان بھی چھین لیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ لگے گی۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے سونے والو! جاگتے رہو چوروں کی رکھوالی ہے یعنی اے لوگو! دنیا کا جنگل ویران و بے آب ہے جبکہ رات اندھیری ہے اور اوپر سے کالی گھٹا بھی چھا چکی ہے، خبردار ایسی حالت میں تو نیند آتی ہی نہیں اگر سوئے ہوئے بھی بیدار ہو جاؤ کیوں کہ یہاں حفاظت کرنے والے خود لٹیرے ہیں یعنی اپنے دین و ایمان کے مال و اسباب کو نفس و شیطان کی ڈاکہ زنی سے محفوظ رکھو باقی رہے خود نفس و شیطان جو ہر انسان کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں گویا یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم تیرے محافظ ہیں جبکہ حقیقت یہی انسان

کے ایمان و اعمال کو لوٹنے والے سب سے بڑے چور اور لٹیرے ہیں اگرچہ اس شعر میں رات اندھیری اور کالی گھٹا سے مراد گناہوں کی سیاہی ہو سکتی ہے انھیں کی آڑ میں شیطان بندے کا دین و ایمان برباد کرتا ہے۔

(شرح حدائق بخشش صفحہ ۵۴۱/ ملخص)

آنکھ سے کاجل صاف چرائیں یاں وہ چور بلا کے ہیں تیری گھڑی تا کی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے یعنی: اس دنیا میں ایسے ایسے چالاک و ہوشیار چور گھوم رہے جو آنکھ سے سرمہ بھی نکال لیں (ایمان کا نور) اور تجھے خبر تک نہ ہوا نہی چوروں نے تیری گھڑی (دین و ایمان) پر نظر رکھی ہوئی ہے اور تو اتنا بے خبر ہو کر نیند پوری کر رہا ہے کہ پرواہ ہی نہیں۔

اس شعر میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بد مذہبوں کی فریب کاری کا پردہ چاک کیا ہے اور بھولے بھالے سنیوں کو ان کی صحبت بد سے بچنے کی تلقین کی ہے، چند دن ان چوروں کے پاس بیٹھنے والا کتنا ہی عقیدے میں پختہ کیوں نہ ہو ضرور کاناپلا ہو کر واپس آتا ہے کیونکہ ان کی مکاری اور فریب دہی شیطان کو بھی پیچھے چھوڑ دیتی ہے چالیس چالیس سال ہماری مسجدوں میں رہ جاتے ہیں مگر ہمارے سادہ لوح بھولے بھالے (اکثر ہم اللہ فی الجنة بلہ) کے مصداق سنیوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے، فاتحہ، ختم، درود، میلاد شریف وغیرہ سب کچھ ہوتا رہتا ہے اور ساتھ ساتھ بد عقیدگی کا پرچار بھی منافقانہ طریقے سے جاری رہتا ہے۔

(شرح حدائق بخشش صفحہ ۵۶۲/ ملخص)

✽ اور یہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، انھیں معلوم ہوا کہ ایک شخص مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گیا تو آپ نے اسے تین بار اسلام کی دعوت دی پھر بھی وہ نہ مانا تو اس نے اس کا سر قلم کر دیا۔

(فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد صفحہ ۱۴۲/)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو ایک شخص کو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہونے کی وجہ سے تین بار اسلام کی دعوت دینے کے بعد کفر پر اڑا رہنے کی وجہ سے اسے قتل کر دیا مگر آج جب ضرویات دین کے منکروں کو کافر و مرتد کہا جاتا ہے اور بد مذہبوں سے دور

ونفور رہنے کی تاکید جاتی ہے تو صلح کلیت پسند ٹولہ شور و غوغا مچانا شروع کر دیتا ہے کہ ارے یہ تو شدت پسند ہیں۔ (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

تواتر کے ساتھ یہ ثبات ہے کہ سیدنا مولیٰ علی شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ جنگ کی جب وہ لوگ دین سے نکل گئے اور یہ کہا کہ: ”اللہ کے حکم کے سوا کسی کا حکم نہیں“ تو حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ بات تو حق ہے مگر اُس سے ایک غلط مطلب لیا گیا ہے کیوں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم بنانے کا مشورہ قبول فرمایا تو اُن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے قول ”ان الحكم الا لله“ (یعنی حکم صرف اللہ کا ہے) کو دلیل بنا کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکفیر کی اور انھیں مشرک قرار دیا اسی طرح ہم اُن کے متبعین و ہابیوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ ہر اُس شخص کو کافر و مشرک ٹھہراتے ہیں جو اس بات کا قائل ہو کہ انبیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے بتانے سے غیب کی باتیں جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قدرت عطا فرمانے سے کائنات میں تصرف کرتے ہیں اس سلسلے میں یہ لوگ ”لا يعلم من فی السموت ولا ررض الغیب الا الله“ اور ”قل لا املك لنفسی نفعاً ولا ضراً الا ما شاء الله“ جیسی آیتوں سے استناد کرتے ہیں اور اُن کی مراد اور مطلب کی انھیں خبر نہیں۔

(فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد صفحہ ۱۴۲/ملخص)

شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانے کے مسلمان کہلانے والے بد مذہب خارجیوں کی نماز روزہ تلاوت قرآن اور دیگر عبادات کا پاس و لحاظ نہ کیا ان کے ساتھ یا رانہ و دوستانہ کا ہاتھ نہ بڑھایا ان کو اپنا دینی بھائی قرار نہ دیا ان سے میل جول روانہ رکھا بلکہ ان کے فتنہ و فساد ان کی بد مذہبی کے باعث ان پر قتال و جہاد فرمایا مسلمانوں کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا سبق پڑھاتے ہوئے آپ نے اور آپ کی فوج نے پانچ ہزار خارجی غیر مقلدوں کو قتل کیا جن میں مولوی، عالم، قاری سب ہی طرح کے لوگ تھے اے صلح کلیت کے شیدائیو بتاؤ! سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خارجیوں کے ساتھ یہ برتاؤ تعلیم نبوی کے عین مطابق تھا یا نہیں؟ جب مطابق تھا اور بالکل مطابق تھا تو پھر صلح کلیت کی دعوت کا کیا مطلب؟

✽ اور یہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو خوارج کی مذمت کرتے اور انھیں اللہ کی



بدتر مخلوق شمار کرتے آپ کا ارشاد ہے: ان لوگوں نے ایسی آیات کو سند بنایا جو کافروں کے بارے میں نازل ہوئیں پھر انھیں مومنوں پر فٹ کیا۔“

(فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد بحوالہ بخاری ۲/ ۱۰۲۴ / مطبوعہ دہلی)

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خارجیوں کی بھرپور مذمت اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق شمار کریں مگر صلح کلیت کے شیدائی جملہ مذاہب باطلہ کی تعریف و توصیف میں زبان تر رکھتے ہیں (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

یعنی شرح بخاری جلد یازدہم صفحہ ۱۲۰ / میں ہے:

”کان عبد اللہ بن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک وابو ہریرۃ و عقبہ بن عامر واقرا نھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم یوصون الی اخلافھم بان لا یسلمو علی القدریۃ ولا یعودوھم ولا یصلو اخلافھم ولا یصلو اعلیھم اذا ماتوا۔“

(سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۱۵ / بحوالہ تابعین شدت صفحہ ۵۳ /)

یعنی: ”عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابن اوفی، جابر، انس بن مالک، ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم (اپنے زمانے کے مسلمان کہلانے والے قدری بد مذہبوں کے بارے میں اپنی نسلوں کو سخت تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ان لوگوں کو سلام نہ کرنا ان کی بیمار پرسی کو نہ جانا ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور ان میں جو مرجائیں ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا۔“

صلح کلیت کے متوالو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اپنی نسلوں کو اپنے دور کے مسلمان کہلانے والے بد مذہبوں سے بالکل دور و نفور رہنے کی جو وصیت فرمائی تو وہ تعلیم نبوی کے عین مطابق ہے یا نہیں اسی طرح آج علمائے اہل حق سنی مسلمانوں کو دور حاضرہ کے بد مذہبوں سے الگ رہنے کی جو تلقین فرماتے رہتے ہیں وہ بھی اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہے یا نہیں۔

صحابہ کرام کے بعد تابعین کا دور آتا ہے۔ تابعین رضی اللہ عنھم سے بد مذہبوں سے برأت اور ان کے رد و ابطال میں بہت سے آثار وارد ہیں کیوں کہ ان کے زمانہ میں بد مذہبوں کی تعداد

زیادہ ہو گئی تھی اور وہ زور پکڑ چکے تھے۔

دارمی شریف میں ہے:

دخل رجلان من اصحاب الاهواء على ابن سيرين فقالا  
يا ابا بكر نحدثك بحديث فقال لا قالوا نقراء عليك اية من كتاب الله قال لا  
لتقومان عنى اولا قوم من قال الراوى فخر جا فقال بعض القوم يا ابا بكر وما  
عليك ان يقرء عليك اية من كتاب الله قال انى خشيت ان يقرءا على اية  
فيحرفانه فيقر ذالك فى قلبى۔“

(سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۱۶/ بحوالہ الربیعین شدت ۵۲/)

یعنی: ”جلیل الشان تابعی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں  
دو بد مذہبوں نے آکر عرض کی کہ حضرت ہم آپ کے سامنے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں  
آپ نے جواب دیا کہ (میں تیار نہیں ہوں) ان دونوں نے عرض کی کہ (اگر اجازت ہو تو) ہم  
قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھیں آپ نے فرمایا نہیں تم لوگ یا تو میرے پاس سے چلے جاؤ  
ورنہ میں یہاں سے اٹھتا ہوں تب وہ دونوں چلے گئے پھر حاضرین مجلس میں سے کسی نے کہا  
حضرت! اگر وہ قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھتے تو سننے میں آپ کا کیا بگڑتا تھا آپ نے فرمایا  
کہ مجھے خوف ہوا کہ وہ آیت کریمہ پڑھ کر اس کے معنی میں کچھ تحریف کریں پھر وہی میرے  
دل میں جم جائے۔“ (اور معاذ اللہ تعالیٰ میرا عقیدہ بگڑ جائے)

مسلمانو! یہ عبرت کا مقام ہے کہ جب سیدنا محمد بن سیرین جیسا علوم دینیہ کا امام اپنے  
دین و ایمان کی حفاظت کی خاطر بد مذہب مسلمان کی زبان سے قرآن و حدیث سننے کے لیے  
تیار نہیں تو تمہارے لیے یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ تم عہد حاضر کے بد مذہبوں، مرتدوں،  
گمراہوں مثلاً ندویوں، مودودیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، چکڑالویوں،  
نیچریوں، قادیانیوں کی کتابیں پڑھو ان کے لکچر سنو کیا تمہارا دین و ایمان سیدنا امام محمد بن سیرین  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین و ایمان سے زیادہ محفوظ ہے۔

اسی مسند دارمی شریف میں ہے:

ان رجلا من اهل الاهواء قال لايوب يا ابا بكر اسئلك عن كلمة (قال

الراوی) فولی وهویشیر باصبعة ولا نصف كلمة۔“

(ایضاً: بحوالہ اربعین شدت صفحہ ۵۲ /)

یعنی: ”ایک بد مذہب شخص نے حضرت ابوب سخیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک لفظ کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتا ہوں آپ فوراً منہ پھیر کر چل پڑے اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہارا آدھا لفظ بھی سننا نہیں چاہتا۔“  
اسی مسند دارمی شریف میں ہے:

ان رجلا سئل سعید بن جبیر عن شیء فلم یجبه فقیل له فقال له ایشان۔“  
(ایضاً: بحوالہ اربعین شدت صفحہ ۵۲ /)

یعنی: ”ایک بد مذہب نے حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی بات پوچھی آپ نے فرمایا یہ آدمی منہم یعنی بد مذہب ہے۔“ (اس لئے میں نے خاموشی اختیار کی اور اس سے کلام نہ کیا)

غنیۃ الطالبین شریف میں ہے:

قال فضیل بن عیاض واذارایت مبتدعافی طریق فخذ طریقاً آخر۔“  
(ایضاً: بحوالہ اربعین شدت صفحہ ۵۴ /)

یعنی: ”جب تم کسی بد مذہب کو راستے میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ پر ہو جاؤ۔“  
صلح کلیت کے فدائی غور کریں کہ ہمارے اسلاف کرام بد مذہبوں کی صحبت اور ان کے ساتھ میل جول رکھنے سے کتنا سخت پرہیز کرتے تھے۔

❦ دارمی نے حضرت ابو قلابہ سے اور حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن سیرین (رضی اللہ عنہم) سے روایت کی کہ ان لوگوں نے کہا:

بد مذہب کے ساتھ نہ بیٹھو“ ابو قلابہ نے یہ اضافہ کیا: اور ان لوگوں سے بحث و مباحثہ نہ کرو اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ جن باتوں کو تم نہیں جانتے اُن سے متعلق تمہیں گمراہ کر دیں اور جن کو جانتے ہو اُن سے متعلق شک و شبہ پیدا کر دیں۔“

(فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد صفحہ ۱۴۴ /)

امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ تو یہ فرمائیں کہ بد مذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور ابو قلابہ تو

یہاں تک کہیں کہ ان سے بحث و مباحثہ بھی نہ کرو اس لیے کہ جن باتوں سے تم انجان ہو ان سے متعلق کہیں تمہیں وہ گمراہ نہ کر دیں۔ کیا اب بھی صلح کلیت پسند گروہ یہی کہے گا کہ یہ توشدت پسند ہیں۔ (معاذ اللہ)

اسی داری شریف میں ہے: یہ امام اہل بیت ابو جعفر باقر محمد بن علی بن حسین بن علی (رضی اللہ عنہم) ہیں جو اجلہ تابعین اور اکابر مشہورین میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں: بد مذہبوں کے ساتھ مت بیٹھو۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں میں بے جا دخل دیتے ہیں اور غلط معنی بیان کرتے ہیں۔‘ (ایضاً)

حضرت امام ابو جعفر باقر محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم تو یہ فرمائیں کہ بد مذہب اللہ کی آیتوں میں بے جا دخل دیتے ہیں اور غلط معنی نکالتے ہیں لہذا ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ مگر صلح کلیت پسند ٹولہ کو یہ پسند نہیں۔

مسلمانو! فیصلہ تم ہی کرو کہ بات اہل بیت اطہار کی ماننی ہے یا پھر شر پسند صلح کلیت پسند ٹولہ کی؟ یقیناً محبان اہل بیت اطہار اہل بیت اطہار کی ہی باتوں پر عمل کریں گے نہ کہ صلح کلیت پسند ٹولہ کی۔ کنز العمال میں ہے: امام مسلم نے حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت کی انھوں نے فرمایا: پہلے لوگ استاد کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے۔ لیکن جب فتنے کا وقوع ہوا تو انھوں نے کہا: آپ لوگ ہم سے اپنے شیوخ کے نام بتائیے کہ اہل سنت کو دیکھ کر ان کی حدیث لی جائے اور اہل بدعت کو دیکھ کر ان کی حدیث نہ لی جائے۔ امام مسلم نے ان سے یہ بھی روایت کی کہ انھوں نے فرمایا: یہ علم دین ہے، اس لیے اُس کے بارے میں چھان بین کر لو جس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو، اسے دلیلی نے اور ابو نصر سجری نے ابانہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی روایت کیا۔‘

(ایضاً: صفحہ ۱۴۵ / بحوالہ کنز العمال ۱۰ / ۱۴۲ / )

امام مسلم تو امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کریں کہ پہلے لوگ استاد کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے مگر جب فتنوں کا ظہور ہوا تو امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ پہلے لوگوں سے ان کے استادوں کے بارے میں پوچھتے تھے کہ آپ کے استاد اہل سنت میں سے ہیں یا

پھر اہل بدعت میں سے اگر اہل سنت میں سے ہوتے تو ان کی حدیث لی جاتی ورنہ نہیں امام مسلم انھیں سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ یہ دین کا علم ہے جس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو پہلے اس کے بارے میں چھان بین کر لو کہ وہ اہل سنت میں سے ہیں یا پھر اہل بدعت میں سے اسے دیلمی نے اور ابو نصر سجزی نے ابانہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی روایت کیا۔ اب صلح کلیت کے شیدائی بتائیں کہ کیا اب حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ پر بھی شدت پسند ہونے کا فتویٰ لگائیں گے۔ (معاذ اللہ رب العالمین)

### ✽ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور بادشاہ دہلی

ایک روز بادشاہ دہلی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کی تعظیم فرمائی تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ کا وزیر آیا تو اس کی کچھ تعظیم نہ کی پھر بادشاہ کا چوہدرار آیا تو اس کی تعظیم فرمائی جب بادشاہ نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا تم اولوالامر ہو تمہاری تعظیم لازم ہے اور تمہارا یہ وزیر رافضی ہے لہذا قابل تعظیم نہیں اور تمہارا چوہدرار حافظ قرآن ہے، اس لیے اس کی بھی تعظیم کی۔

(سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۲۰/)

مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان احب الاعمال الى الله تعالى الحب في الله والبغض في الله۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۷/)

یعنی: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا کام یہ ہے کہ اللہ ہی کے لیے دوستی اور محبت ہو اور اللہ ہی کے لیے دشمنی اور عداوت۔“

مذکورہ بالا حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ و رسول عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محبوں سے محبت رکھنا اور اللہ و رسول عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے بغض رکھنا اور ان سے بیزار رہنا یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی پیارا کام اور پسندیدہ عمل ہے۔ بظاہر الحب في الله والبغض في الله پر عمل کرنا بہت آسان معلوم ہوتا ہے لیکن عمل کرنے والوں سے پوچھئے تو



وہ بتائیں گے کہ سال بسال روزہ رکھنا رات بھر عبادت کرنا دن بھر وظیفہ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا آسان ہے۔ مگر اپنی زندگی کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے سانچے میں ڈھال لینا بہت دشوار ہے چنانچہ آپ کو بڑے بڑے نام نہاد مشائخ و صوفی ”عبادت و ریاضت“ ذکر و فکر تہجد و اشراق اور چاشت وغیرہ اعمال میں بہت چاق و چوبند نظر آئیں گے لیکن جب ان کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی کسوٹی پر کس دیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ زرے دنیا دار اور باقی دھونس ہی دھونس ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے معیار کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت اسی وقت ممکن ہے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں و ہابیوں، دیوبندیوں، چکڑالویوں، نیچریوں، قادیانیوں اور ندویوں سے نفرت کی جائے انھیں اپنا دشمن قرار دیا جائے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات جلد اول صفحہ ۳۲۵ / مکتوبات ۳۶۶ / میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

محبت خدائے عزوجل و محبت رسول او علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والتحیات بے دشمنی اور صورت نہ بندد ع تولا بے تبراء نیست ممکن، دریں جا صادق است۔“

یعنی: ”اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی کیے بغیر اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت وجود میں نہیں آتی یہ مثل اس جگہ کے متعلق ہے کہ دوست کے دشمن سے علیحدگی و بیزاری کے بغیر دوست کی محبت ممکن نہیں۔“

اسی طرح اہل بیت اطہار خصوصاً سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز مولائے کائنات شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ عقیدت و محبت اسی وقت کام آئے گا۔

جب خارجیوں، ناصبیوں، یزیدیوں، وہابیوں اور دیوبندیوں سے عداوت رکھی جائے۔ یونہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خصوصاً سیدنا صدیق اکبر سیدنا عمر فاروق اعظم سیدنا عثمان غنی ذی النورین سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ سیدنا ابوسفیان سیدنا امیر معاویہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے محبت و عقیدت اسی وقت درست مانا جائے گا جب کہ رافضیوں سے نفرت کی جائے انھیں دشمنان دین و ایمان سمجھا جائے۔ اسی طرح ائمہ اسلام سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ سیدنا امام

شافعی سیدنا امام مالک سیدنا امام احمد بن حنبل سیدنا غوث اعظم شہنشاہ بغداد، سیدنا خواجہ غریب نواز، سیدنا شہاب الدین سہروردی اور سیدنا بہاء الدین نقشبندی رحمہم اللہ علیہم اجمعین وغیرہ اولیاء کرام سے محبت و عقیدت اس وقت درست مانا جائے گا جب کہ ان کے دشمن غیر مقلد وہابیوں سے نفرت کی جائے۔ ان سے تنکا توڑا لگ رہا جائے یہیں سے یہ بات بھی بالکل واضح ہوگئی کہ اگرچہ عشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نقارہ پیٹنے والے تو بہت ملیں گے لیکن سچا عاشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہی ہے۔ جو ”الحب فی اللہ والبغض فی اللہ“ کے میزان پر پورا اتر آئے۔

صلح کلیت کے متوالے جہاں اسلامی نقوش اور ایمانی آثار مٹانے کی فکر میں ہیں اور اپنے قول و فعل سے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ جو اسلام کی بنیادی تعلیم اور صالحین علماء کی روشن سیرت ہے اس کو بالکل مٹا دینا چاہتے ہیں لیکن علماء حقہ ”الحب فی اللہ والبغض فی اللہ“ پر سختی کے ساتھ قائم رہ کر اور خود عمل کر کے اور مسلمانوں سے عمل کرا کے اس بنیادی تعلیم کو زندہ رکھ کر دنیا والوں کو بتاتے رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز صحابہ عظام اور اولیاء کرام کے دشمنوں سے ایمان والوں کا ہرگز ملاپ نہیں ہو سکتا۔

❁ ایک مرتبہ حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کی نماز کے بعد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حید آباد دکن سے ایک رافضی صرف آپ کی زیارت کے لیے آیا ہے، اور ابھی حاضر خدمت ہوگا۔ تالیف قلب کے لیے اس سے گفتگو کر لیجئے گا۔ دوران گفتگو میں ہی وہ رافضی بھی آگیا حاضرین مجلس کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ننھے میاں صاحب نے اس کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے گفتگو نہ فرمانے سے اس کو بھی بولنے کی جرأت نہ ہوئی تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ چلا گیا اس کے جانے کے بعد ننھے میاں نے اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمہ) کو سناتے ہوئے کہا کہ اتنی دور سے وہ صرف ملاقات کے لیے آیا تھا اخلاقاً توجہ فرمالینے میں کیا حرج تھا حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جلال کی حالت میں ارشاد فرمایا کہ میرے اکابر پیشواؤں نے مجھے یہی اخلاق بتایا ہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۱۳ /)

ایک بار حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کیا: کہ حضور کی کتابوں میں وہابیوں، دیوبندیوں، اور غیر مقلدوں کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوا کرتا ہے کہ آج کل جو تہذیب کے مدعی ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی حضور کی کتابوں کو پھینک دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں تو گالیاں بھری ہوئی ہیں اور اس طرح وہ حضور کے دلائل و براہین کو بھی نہیں دیکھتے اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں لہذا اگر حضور نرمی اور خوش بیانی کے ساتھ وہابیوں، دیوبندیوں کا رد فرمائیں تو نئی روشنی کے دلدادہ جو اخلاق و تہذیب والے کہلاتے ہیں وہ بھی حضور کی کتابوں کے مطالعہ سے مشرف ہوں اور حضور کے لا جواب دلائل دیکھ کر ہدایت پائیں۔ حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ کی یہ گفتگو سن کر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ آبدیدہ ہو گئے۔

اور فرمایا مولانا! تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور احمد رضا کے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سر قلم کرتا اور اس طرح گستاخی اور توہین کا سد باب کرتا۔ لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے۔ تو میں قلم سے سختی اور شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لیے کرتا ہوں تا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید رد دیکھ کر مجھ پر غصہ آجائے پھر جل بھن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میری اور میرے آباء و اجداد کی عزت و آبرو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت جلیل کے لیے سپر ہو جائے۔“

(ایضاً: صفحہ ۱۲۳)

آج کل کے نام نہاد جو صلح کلیت کے شیدائی و فدائی ہیں وہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مذکورہ بالا واقعات پڑھ و سن کر بہت کچھ تلملا سیں گے شاید نیند بھی نہ آئے اور خود ساختہ اخلاق و تہذیب کا حوالہ دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے بدظن کرانے کی ناپاک کوششیں بھی کریں گے اور کرتے بھی رہتے ہیں۔

مگر مسلمانو! یاد رکھنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں  
فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گستاخان خدا و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور  
بد مذہبوں کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جس کا حکم اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
قرآن و حدیث میں دیا ہے۔

لہذا اے مسلمانو! فیصلہ تمہیں کرنا ہے حکم اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا  
ماننا ہے یا پھر صلح کلیوں کی من گھڑت باتوں پر عمل کرنا ہے۔

☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆

☆



## تنظیم رضائے مصطفیٰ کا تعارف

تنظیم رضائے مصطفیٰ دکنی ہندوستان کے شہر ناندیڈ کے تعلقہ نایکاؤں میں واقع ایک ممتاز دینی و اجتماعی تنظیم ہے جو علم کے اعتبار سے انفرادی حیثیت کی حامل ہے۔ تنظیم ایسے پسماندہ علاقہ میں فروغِ اہلسنت کے لئے سرگرم ہے۔ جہاں مادی وسائل (ذاتی ذریعہ) کے ساتھ تعلیمی و تربیتی اخطاط (کم بہتول) بھی اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ علاقے میں ایسی تنظیم کی شدید ترین ضرورت تھی جہاں سے بیک وقت دینی و عصری تعلیم اور اہل سنت کی بہترین نمائندگی کی جاسکے اور قوم کو بدعتیوں کی بدعتیگی اور گمراہوں کی گمراہی سے بچایا جاسکے اور احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ انجام دیا جاسکے، علاقہ کے جدید علماء کرام و مفتیان عظام اور قراء و حفاظ حضرات نے اس ضرورت کو احساس کیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بے پایاں (بہت زیادہ) فضل و احسان اپنی رات و دن محنتوں و کاوشوں اور اکابرین کی دعاؤں سے تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ تنظیم رضائے مصطفیٰ 2019 عیسوی سے اب تک جہاں آج کی کمزور مہنگائی کے باوجود علم نبوت کی شعبیں روشن کرنے میں مصروف عمل ہے۔ وہاں قرب و جوار کے دین میز اربطے کو دین و روحانیت کی طرف راغب کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ تنظیم رضائے مصطفیٰ کے ماتحت فی الوقت کل ۳۰ شعبہ جات ہیں جن میں سے ۱۵ شعبہ جات مصروف عمل ہیں یعنی ان پر کام چالو ہے۔ ۱۵ شعبہ جات میں سے ایک شعبہ تاج الشریعہ لائبریری بھی ہے۔ لائبریری فی الوقت کرایہ کی عمارت میں ہے جبکہ آمدنی کے ذرائع محدود ہیں۔ گویا یہ سارے مسائل آپ ہی جیسے اہل خیر حضرات کے تعاون سے حل ہوں گے۔ لہذا اہل خیر حضرات سے پر غلوں گزارش ہے کہ بارہ مہینوں کے موقع پر ذکوہ، صدقات، عطیات وغیرہ اپنے اپنے پیاروں نیز اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تنظیم رضائے مصطفیٰ و تاج الشریعہ لائبریری کا تعاون فرما کر ثواب داریں حاصل کریں۔ تنظیم رضائے مصطفیٰ و لائبریری کے لئے دست تعاون دراز کریں۔

## تاج الشریعہ لائبریری کے اغراض و مقاصد

تاج الشریعہ لائبریری فی الوقت کرایہ کی عمارت میں خدمات انجام دے رہی ہے عمارت نہ کافی ہونے کی وہ جسے لائبریری کے لئے ایک بڑی زمین لینے کا ارادہ ہے۔ تاج الشریعہ لائبریری کا مذکورہ زمین پر لائبریری کی کتابوں کے چند حافظ خانوں ایک بڑا حال مطالعہ کے چند مخصوص کمروں اور دفینوں پر مشتمل ایک عظیم الشان عمارت ہوگی۔ دینی لٹریچر کتابوں کی مفت تقسیم، غریب بچوں کی تعلیم کا بندوبست، دینی اجلاس کا وقتاً فوقتاً انعقاد اور عربی و اردو کتب (کوچنگ) کا انتظام۔ تاج الشریعہ لائبریری کے مذکورہ اغراض و مقاصد کے لئے بڑی رقم کی ضرورت ہے جبکہ آمدنی کے ذرائع محدود ہیں۔ گویا سارے مسائل آپ ہی جیسے اہل خیر حضرات کے تعاون سے حل ہوں گے۔ اس لیے آپ اہل خیر حضرات سے پر غلوں گزارش ہے کہ لائبریری کے لئے دست تعاون دراز کریں۔ اور ثواب داریں حاصل کریں۔

تعاون کے نمایاں طریقے	تنظیم رضائے مصطفیٰ کے شعبہ جات	تاج الشریعہ لائبریری کی کتابیں
۱) صدقہ و خیرات، امداد و ذکوہ اور چرم قربانی و دیگر مصارف کی رقم لائبریری میں دیکھنے (۲) اپنی کوئی جائداد لائبریری کے لئے وقف کیجئے (۳) لائبریری سے چھپنے والی کتابوں میں حصہ لیں۔ (۴) ماہانہ یا سالانہ ممبر شپ بننے یا بنوائے۔ (۵) لائبریری میں کوئی کمرہ اپنے یا اپنے مرحومین کے نام سے تعمیر کروائیجئے۔ (۶) قرآن، حدیث و کتب فقہ اور دینی وغیرہ دینی کتابیں وقف کیجئے یا کرائیں۔ (۷) اپنے رشتہ دار، احباب میں لائبریری کا تعارف کرائیں۔	تنظیم رضائے مصطفیٰ کے ماتحت فی الوقت کل ۳۰ شعبہ جات ہیں جن میں سے ۱۵ شعبہ جات مصروف عمل ہیں یعنی ان پر کام چالو ہے۔ باقی تقریباً ۱۶ سے ۳۰ شعبہ جات پر کام تنظیم رضائے مصطفیٰ ترقی پٹے پر محصور ہے۔ (۱) شعبہ شریعی مسائل (۲) شعبہ مضمون نگاری (۳) شعبہ نظر و اشاعت (۴) شعبہ اصلاح معاشرہ (۵) شعبہ شادی (پیام) سنٹر (۶) شعبہ رد و مذہب و گمراہ و غیر جمہ (۷) شعبہ دعوت و تبلیغ (۸) شعبہ تالیف و تحقیق اور ترجمہ (۹) شعبہ تعلیم باخلاق (۱۰) شعبہ تعلیم اطفال (۱۱) شعبہ تجزیہ قرآن (۱۲) شعبہ تاج الشریعہ لائبریری (۱۳) شعبہ محد و احث اور محنت و غیرہ (۱۴) شعبہ لکھی کتابیات (۱۵) شعبہ روحانی علاج (۱۶) شعبہ طبی علاج (۱۷) شعبہ درس قرآن (۱۸) شعبہ درس حدیث (۱۹) شعبہ فون خطابت و خطابی و غیرہ (۲۰) شعبہ نقل و نسخ (۲۱) شعبہ مدارس (۲۲) شعبہ مکاتب (۲۳) شعبہ انٹر کرام (۲۴) شعبہ سیر کاہیز (۲۵) شعبہ تربیت ج و عمرہ (۲۶) شعبہ صحافت (۲۷) شعبہ و نیات (۲۸) شعبہ شہ (۲۹) شعبہ اوقاف و آثار قدیمہ (۳۰) شعبہ سہائی خدمات	تاج الشریعہ لائبریری میں درج ذیل کتابیں مختلف علوم و فنون تقابیر احادیث فقہی فقہی، میر اور قوارچ وغیرہ کی تقریباً 1000 ہزار کتابیں جو عربی، فارسی، اردو، ہندی اور انگلش زبانوں میں موجود ہیں، علماء کرام و مفتیان عظام اور قراء و حفاظ حضرات اس لائبریری کے ذریعہ تقریری، تحریری، ادبی وغیرہ ممبروں میں معاون کتب و رسائل کا مطالعہ کرتے ہیں اور عوام اہلسنت بھی اس لائبریری سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ لائبریری میں بہت ساری ہارڈ واپ کتابیں بکلی بکلی ہیں۔ ہر چکر کوشش کے باوجود ابھی بھی لائبریری میں بہت ساری کتابوں کی کمی ہے۔ درسیات و غیر درسیات دیگر مذہبی معلومات کے لئے ہر قوارچ کی کتابوں کی سخت ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ ہماری تاج الشریعہ لائبریری کے لیے مذہبی، دینی وغیرہ کتابیں وقف فرما کر صدقہ جاریہ کے مستحق بنیں۔

## کتاب دینے یا دلوانے کی اہمیت

کتاب دینے یا دلوانے کی اہمیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث مبارکہ سے اخذ کی جاسکتی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے لئے اس کی موت کے بعد بھی سات اعمال کا اجر جاری رہتا ہے (۱) کسی کو علم سکھایا (۲) نہر کھدوا کر جاری کروائی (۳) پانی کا کنواں بنوایا لوگوں کے لئے (۴) درخت لگوایا (۵) مسجد بنوائی (۶) قرآن مجید کو میراث بنایا (۷) اپنے چچے نیک اولاد چھوڑی جو اس کی وفات کے بعد اس کے لئے دعا سے مغفرت کرتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۶، صحیح الترغیب ص ۶، شعیب الایمان ج ۳ ص ۱۶۱)

مزید معلومات کے لئے اس نمبر 8390418344 پر رابطہ کریں۔ اسی نمبر پر goole pay/phone pay aur paytm